مسلسل اشاعت کے ۲۸ سال

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ : ۹ جلد : ۱۴

رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ اگست/ستمبر 2010

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی

انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ

الا انہ لا نبی بعدی

سیدنا علی المرتضیٰ رضؓ

حیات وخدمات

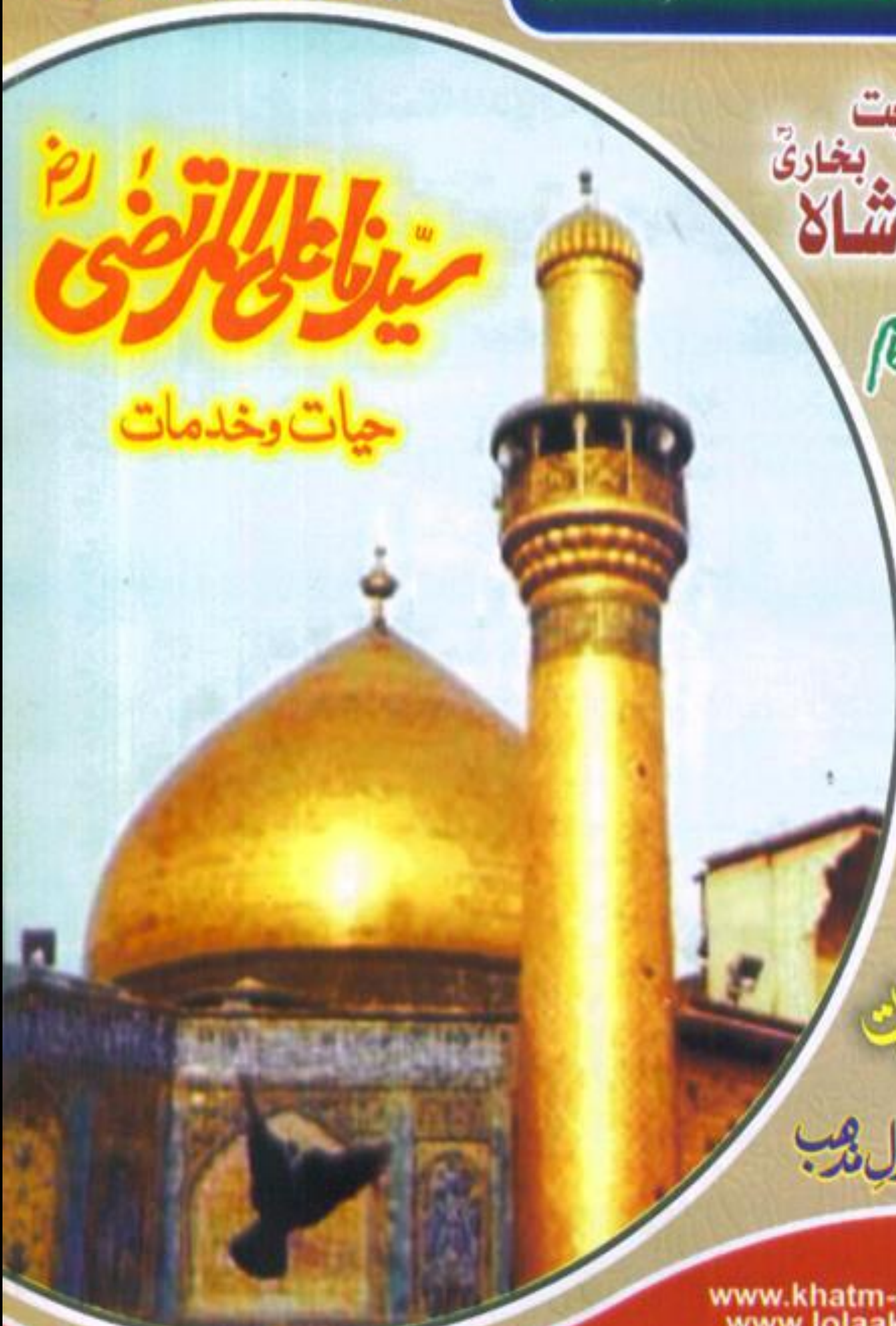

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

صدقۂ فطر اور اس کے احکام

عید اور ماہ شوال کی فضیلت

برمنگھم کانفرنس

پس منظر وضرورت

میر کاروان کی رحلت

مرزائیت کے ماخذ اور اصولِ مذہب

www.khatm-e-nubuwwat.com
www.lolaak.clickhere2.net
www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: 9 جلد: 14

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

مولانا قاضی عبداللطیفؒ صاحب کا سانحہ ارتحال	مولانا اللہ وسایا	3
مولانا شریف اللہ بھی چل بسے	//	3
۲۵ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	//	4
ردقادیانیت کورس چناب نگر	//	4

مقالات ومضامین

سیدنا علی المرتضیٰؓ ...... حیات وخدمات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	5
عید اور ماہ شوال کی فضیلت	مولانا محمد زبیر اشرف	8
صدقہ فطر اور اس کے احکام	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ	13
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	15
میر کارواں کی رحلتؒ	مولانا اللہ وسایا	20
ختم نبوت کانفرنس برمنگھم ...... علماء ومشاہیر کے پیغام	ادارہ	28
برمنگھم کانفرنس ...... پس منظر وضرورت	مفتی خالد محمود	32

ردقادیانیت

عقیدہ ختم نبوت پر ایمان ...... دین کا لازمی اور بنیادی تقاضا	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ	38
مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب	مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ	42

متفرقات

۲۵ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ کی رپورٹ	مولانا اللہ وسایا	46
ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی کاروائی	روزنامہ جنگ لندن کی رپورٹ	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

مولانا قاضی عبداللطیف کا سانحہ ارتحال!

۱۴؍جولائی ۲۰۱۰ء کو کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے نامور عالم دین حضرت مولانا قاضی عبداللطیف انتقال فرماگئے۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! مولانا عبداللطیفؒ بہت بڑے عالم دین تھے۔آپ نے اپنی تدریس وخطابت کے ذریعہ اسلامیان کلاچی کے ایمان کی حرارتوں کے جوبن کو برقرار رکھا۔آپ جمعیت علماء اسلام کے ممتاز رہنما تھے۔حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے دست وبازو تھے۔متعدد بار سینٹ آف پاکستان کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہے۔غرض آپ نے بڑی بھرپور زندگی گذاری۔آپ کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔آپ بہت ہی معتدل مزاج عالم دین تھے۔آپ نے زندگی بھر اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جدوجہد کی۔آپ کے مدتوں تذکرے رہیں گے۔آپ کا وجود بہت غنیمت، ان کی جدائی نے اکابر کے وفیات کے صدمات کی یاد کو تازہ کردیا ہے۔حق تعالیٰ حضرت مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔آمین!

مولانا شریف اللہ بھی چل بسے

مولانا شریف اللہ رحیم یارخان کے مردم خیز علاقہ بستی مولویاں میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم مولانا عبدالرحیم جید اور فاضل اجل عالم دین تھے اور بستی مولویان کے قدیمی مدرسہ شمس العلوم میں بڑی کتابوں کے استاذ تھے۔مدرسہ شمس العلوم ۱۱۷۵ھ میں قائم ہوا۔جس کے چشمہ صافی سے ہزارہا علماء کرام نے فیضان حاصل کیا۔مولانا مرحوم نے علوم ومعارف کے اسباق اپنے والد محترم مولانا عبدالرحیم اور مولانا عبدالرزاق سے حاصل کئے۔آپ کی دستار بندی قدوۃ العلماء والمشائخ مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ نے کرائی۔اصلاحی تعلق بھی حضرت ہالیجویؒ سے تھا۔بلکہ ان کے خلیفہ مجاز تھے۔آپ کو تفسیر قرآن اور میراث پر عبور حاصل تھا۔آپ نے تین تفسیریں لکھیں۔دو عربی میں اور ایک اردو میں لکھیں۔۱۴۰۹ھ میں رحیم یارخان میں مدرسہ قائم کیا۔جس میں جنوبی پنجاب، سندھ اور بلوچستان سے سینکڑوں طلبہ علمی پیاس بجھاتے رہے۔امسال بھی ۱۲۶ علماء کرام نے دستار فضیلت حاصل کی۔۱۹۵۳ء کی تحریک میں حصہ لیا اور گرفتار ہوئے۔تقریباً ۶۲، ۶۳ سال تک تعلیمی وتدریسی خدمات سرانجام دیں۔نیز بخاری شریف کی شرح کوثر بخاری کے نام سے اور ترمذی شریف کی شرح کوثر شمسی کے نام سے اور مشکوٰۃ شریف کی تنویر المشکوٰۃ اور سراجی کی شرح تعلیم الفرائض کے نام لکھیں۔آپ کا انتقال ۲۷؍رجب المرجب بمطابق ۱۰؍جولائی ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ ہوا۔نماز جنازہ مولانا خلیل اللہ نے پڑھائی۔پسماندگان میں ۳ بیٹے، ۵ بیٹیاں اور بیوہ چھوڑیں اور آپ کے بیٹے

مولانا خلیل اللہ آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔ بندہ (محمد اسماعیل شجاع آبادی) ۱۹۷۷ء میں مبلغ بن کر رحیم یار خان گیا تو موصوف نے بہت سرپرستی فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے کارکنوں سے بہت محبت فرماتے۔ اللہ پاک ان کی قبر پر رحمتوں کی گھٹا نازل فرمائیں۔ آمین!

۲۵ رویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

آج سے پچیس سال قبل جب قادیانی جماعت کا چیف گرو مرزا طاہر پاکستان سے خود ساختہ مجرمانہ فرار اختیار کر کے لندن کو سدھارا۔ تب یعنی ۱۹۸۵ء سے برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کی بنیاد رکھی گئی۔ ہر سال دنیا بھر کے منتخب اکابر علماء کرام اس میں خطاب فرماتے ہیں۔ اس کانفرنس نے اسلامیان برطانیہ کو عقیدہ ختم نبوت کا پاسبان بنادیا ہے۔ امسال یہ کانفرنس ۱۱رجولائی ۲۰۱۰ء کو جامع مسجد سنٹرل برمنگھم میں منعقد ہوئی۔ ہمارے حضرت مخدوم العلماء والصلحاء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے وصال کے بعد پہلی کانفرنس تھی۔ لیکن اللہ رب العزت نے کرم فرمایا۔ اس کانفرنس میں دیوبند انڈیا سے حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے جانشین مولانا سید محمد ارشد مدنی، استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحبؒ کے جانشین مولانا محمد سالم قاسمی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے جانشین مولانا فضل الرحمٰن، حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ کے جانشین مولانا فضل الرحیم اشرفی، ہمارے حضرت المخدوم مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے علمی جانشین مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، ہمارے حضرت المخدوم مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے جانشین حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد برمنگھم سے برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر جناب خالد محمود اور دیگر حضرات کی شرکت نے کانفرنس کو ایک یادگار کانفرنس بنادیا۔ حق تعالیٰ شانہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ان خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

ردقادیانیت کورس چناب نگر

قارئین لولاک، ردقادیانیت وردعیسائیت کورس کی تفصیلات تو آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ تاہم اتنا یادرکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کورس بڑی آب وتاب کے ساتھ شروع ہے۔ امسال ریکارڈ حاضری ہے۔ چارسو علماء کرام، مدرسین، فارغ التحصیل، خطباء کی اکثریت ہے۔ مدارس کے طلباء، سکولز، کالجز کے حضرات بھی کورس میں شریک ہیں۔ گذشتہ سال تین پرچے تھے۔ اس سال چار پرچے ہوں گے۔ پہلا پرچہ جو حیات عیسیٰ علیہ السلام کے مباحث پر مشتمل ہے۔ ان سطور کو تحریر کرتے وقت (۴رجولائی ۱۰ بجے) شروع ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا محمد صغیر، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکوی امتحان کی نگرانی فرمارہے ہیں۔ جامع مسجد ختم نبوت کا ہال دونوں دارالقرآن 16×80 کے امتحان دینے والے حضرات سے آٹے ہوئے ہیں۔ جامعہ خیر المدارس کے استاذ حضرت مولانا محمد انور اوکاڑوی تشریف فرما ہیں۔ آج ظہر کے بعد سے ان کا سبق کا آغاز ہونا ہے۔ چاروں صوبوں سے جس محبت کے ساتھ یہ علماء، طلباء تشریف لائے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمانی انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قدردانی کی ہمیں توفیق رفیق فرمائیں۔

سیدنا علی المرتضیٰؓ ...... حیات وخدمات!

قسط نمبر:۱

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰؓ کا اسم گرامی علیؓ ابن ابی طالب ...... کنیت ابوالحسن، ابوتراب ...... لقب اسد اللہ، حیدر، المرتضیٰ ...... آپ خاندان بنو ہاشم سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے ذمہ حرم کعبہ کی خدمات، زمزم پلانا، اور حجاج کرام کے امور کی نگرانی تھا اور یہ قبیلہ ان امور میں خاندانی نجابت کی وجہ سے اور قبائل سے ممتاز تھا۔ اس قبیلہ کا سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ رحمت دو عالمﷺ اسی قبیلہ میں پیدا ہوئے۔ جو تمام اعزازات سے بلند تر اعزاز ہے۔

جناب علی المرتضیٰؓ کے والد کا نام عبد مناف یا عمران ...... کنیت ابوطالب ہے۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

علی ابن ابی طالب ...... ابن ...... عبدالمطلب ...... ابن ہاشم ...... ابن عبد مناف ...... ابن قصی ...... ابن کلاب ...... بن مرہ، ابن کعب ...... ابن لوی ...... ابن غالب ...... ابن فہر ...... ابن مالک ...... ابن نظر ...... ابن کنانہ۔

جناب نبی کریمﷺ کے والد محترم جناب عبداللہ، جناب زبیر، ابوطالب کے حقیقی بھائی تھے۔ تینوں بھائیوں کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت عمرو ابن عائذ مخزومیہ تھیں۔ جناب ابوطالب رحمت عالمﷺ سے پینتیس سال بڑے تھے۔ جب رحمت عالمﷺ کے جد امجد جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوا تو انہوں نے جناب ابوطالب کو رحمت دو عالمﷺ کی کفالت کی وصیت فرمائی۔ اسی وجہ سے جناب ابوطالب تمام مشکل اوقات میں حضورﷺ کے ساتھ رہے۔ بعثت نبوی کے دس سال گذرنے کے بعد جناب ابوطالب کا انتقال ہوا اور اسی سال سرور دو عالمﷺ کی اہلیہ محترمہ ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ کا انتقال ہوا۔ اسی وجہ سے اس سال کو ’’عام الحزن‘‘ کہا جاتا ہے۔

ولادت مرتضوی

جناب علی المرتضیٰؓ تمام برادران سے خورد سال ہیں اور آپ کی ولادت ’’شعب بنی ہاشم‘‘ میں ہوئی۔ آپ نجیب الطرفین ہاشمی ہیں۔ یعنی والد اور والدہ دونوں ہاشمی النسل ہیں۔ عوام میں مشہور ہے کہ آپ کی ولادت صحن کعبہ میں ہوئی۔ یہ فن روایت کی رو سے صحیح نہیں۔ واللہ اعلم!

سن ولادت

بعض روایات کے مطابق آپ کی ولادت عام الفیل کے سات سال بعد ہوئی۔ جناب ابوطالب کثیر العیال تھے۔ اس لئے خاندان کے حضرات نے ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے حضرت عباسؓ نے حضرت جعفر طیار کو اپنی کفالت میں لے لیا اور حضورﷺ نے حضرت علی المرتضیٰؓ کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ جس سے خانگی مسائل آسان ہوگئے۔

قبول اسلام

سرور کائناتﷺ نے جب نبوت کا اعلان فرمایا تو خواتین میں سب سے پہلے ام المؤمنین حضرت خدیجۃ

الکبریٰؓ...... حلقہ احباب میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور نوخیز جوانوں میں سے حضرت علی المرتضیٰؓ کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ہجرت مدینہ

نبوت کے تیرھویں سال قریش کے عمائدین اکٹھے ہوئے کہ رحمت کائنات ﷺ کو راستہ سے کیسے ہٹایا جائے تو تین تجاویز سامنے آئیں۔ ا...... آنحضرت ﷺ کو قید کر کے زیر حراست رکھا جائے۔ ۲...... آپ کو مکہ بدر کر دیا جائے۔ ۳...... قبائل عرب کے نوجوان یکبارگی حملہ کر کے العیاذ باللہ حضور ﷺ کی تکہ بوٹی کر دیں۔

(البدایہ والنہایہ ج۳ ص۱۷۵، ۱۷۶)

اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ اپنے پیغمبر کو کفار کے منصوبوں کی اطلاع فرمادی اور ہجرت کا حکم دے دیا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے سفر ہجرت کی تیاری کا حکم فرمایا اور وقت بھی متعین فرمادیا اور حضرت علی المرتضیٰؓ کو اپنا بستر سپرد فرمایا اور حکم فرمایا کہ آپ کچھ وقت مکہ مکرمہ میں قیام فرمارہیں اور لوگوں کی امانتیں انہیں سپرد کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے آئیں۔ چنانچہ رحمت عالم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رفاقت میں غار ثور میں تین دن اور تین رات قیام پذیر ہوئے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ تین دن مکہ مکرمہ میں رہ کر لوگوں کی امانتیں ان کے سپرد کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ حضور ﷺ اس وقت قبا میں ''کلثوم بن ہدم'' کے ہاں قیام پذیر تھے۔

غزوہ بدر

غزوہ بدر سن ۲ ہجری ۱۷ رمضان المبارک کو پیش آیا۔ مہاجرین کا علم سیدنا علی المرتضیٰؓ کے ہاتھ میں تھا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے آئے تو عمائدین قریش عتبہ ابن ربیعہ، شیبہ ابن ربیعہ، ولید ابن عتبہ میدان کارزار میں نکلے تو ان کے مقابلہ میں انصار کے نوجوان میدان عمل میں آئے تو مذکورہ قریشیوں نے پوچھا کہ ہمارے مقابلہ میں کون ہیں؟ تو انصار نے اپنا تعارف کرایا۔ جواب میں قریش نے کہا کہ تم ہمارے ہمسر نہیں ہمارے مقابلہ میں ہمارے قریشی آئیں تو آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت امیر حمزہؓ، اپنے چچازاد بھائی عبیدہ ابن حارثؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ کو میدان میں اتارا۔ حضرت حمزہؓ نے اپنے مدمقابل شیبہ ابن ربیعہ کو، سیدنا علی المرتضیٰؓ نے ولید ابن عتبہ کو جہنم رسید کیا۔ حضرت عبیدہ ابن حارثؓ کا اپنے مدمقابل عتبہ ابن ربیعہ کے ساتھ سخت مقابلہ ہوا اور دونوں مدمقابل شدید زخمی ہوگئے۔ حضرت حمزہ اور حضرت علی المرتضیٰؓ نے آگے بڑھ کر عتبہ کو ختم کر دیا۔ کچھ دیر بعد حضرت عبیدہؓ بھی جام شہادت نوش فرماگئے۔ اس غزوہ میں اللہ پاک نے اہل اسلام کو فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا۔ ستر قریشی قتل ہوگئے اور ستر گرفتار ہوئے۔ جو بعد میں فدیہ دے کر رہا ہوئے۔ غزوہ بدر میں سیدنا علی المرتضیٰؓ کو عمدہ قسم کی اونٹنی اور ایک تلوار ذوالفقار بطور مال غنیمت حاصل ہوئی۔

حضرت فاطمۃ الزاہراءؓ کے ساتھ نکاح

ماہ رجب سن ۲ ہجری میں رحمت عالم ﷺ نے اپنی لخت جگر، نور نظر حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کا نکاح چار سو مثقال کے حق مہر کے عوض آپؓ سے کر دیا۔ نکاح کے وقت حضرت علی المرتضیٰؓ کی عمر ۲۱ یا چوبیس سال تھی۔ جبکہ سیدہؓ کی

عمر ۱۵، ۱۸یا ۱۹ سال کے قریب تھی۔ (شرح مواہب لدنیہ ج۲ ص۳) اس بابرکت اور سادہ تقریب میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ بطور گواہ کے دوسرے صحابہ کرامؓ کے ساتھ شامل تھے۔

سیدہؓ کا جہیز

سیدہؓ کو جہیز میں ایک چارپائی، ایک بڑی چادر، چمڑے کا ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال یا اذخر بھری ہوئی تھی۔ ایک مشکیزہ، دوگھڑے، ایک آٹا پیسنے والی چکی دی گئی۔ بہت ہی سادگی کے ساتھ خاتون جنت کی رخصتی ہوئی۔ خاتون جنت کو حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے تیار کیا۔ اس موقع پر ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ’’تار اینا عرساً احسن من عرس فاطمه‘‘ یعنی حضرت فاطمہؓ کی شادی سے بہتر اور عمدہ شادی ہم نے کوئی نہیں دیکھی۔

دیگر غزوات میں شرکت: غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے۔ بنی نضیر یہودیوں کے قبیلہ کے ساتھ مذاکرات کے وقت حضرت علی المرتضیٰ حضورﷺ کے ساتھ تھے۔ غزوہ احزاب یا خندق میں بھی شریک ہوئے۔

غزوہ بنوقریظہ: بنوقریظہ کے یہودیوں سے رحمت عالمﷺ نے صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن بنوقریظہ نے غزوہ احزاب کے وقت معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مشرکین مکہ کا ساتھ دیا تو حضورﷺ نے احزاب سے فارغ ہوکر ان کا تعاقب کیا تو علم نبوت سیدنا علی المرتضیٰؓ کے ہاتھ میں تھا۔

سریہ بنوسعد: سریہ بنوسعد میں بھی علم حضرت علی المرتضیٰؓ کے ہاتھ میں تھا۔ بنوسعد بھاگ گئے اور فدک میں بہت سے اموال ہاتھ لگے۔

صلح حدیبیہ: ذوالقعدہ سن ۶ ہجری میں رحمت دو عالمﷺ نے مشرکین کے ساتھ جو صلح نامہ تحریر کرایا وہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے تحریر فرمایا۔ (ابن ابی شیبہ ج۱۴ ص۴۳۵)

واقعہ خیبر

خیبر مدینہ طیبہ سے شام کی طرف اسی میل کے فاصلہ پر ہے۔ خیبر یہودیوں کا مرکز تھا۔ جس میں بہت سے قلعے تھے اور بہت سی زرعی زمینیں، یہودی ان قلعوں میں بیٹھ کر اہل اسلام کے خلاف سازشیں کرتے اور مخالفین اسلام کو ابھارتے رہتے۔ ان قلعوں میں یہود کے آٹھ قبائل آباد تھے۔ خیبر میں یہود کے گیارہ یا بارہ قلعے تھے۔ ’’حصن القموص‘‘ نامی قلعہ ایک مضبوط قلعہ تھا۔ جس میں قتال شدید پیش آیا۔ چودہ یا بیس دن اس قلعہ کا محاصرہ رہا۔ ایک روز حضورﷺ نے فرمایا۔ ’’لا عطين هذه الراية غداً رجلاً يفتح الله علىٰ يديه ۰ يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله (بخاری ج ثانی ص ۶۰۵)‘‘ فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسولﷺ کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر قلعہ خیبر کو فتح فرمائیں گے تو صحابہ کرامؓ منتظر تھے کہ علم کسے ملتا ہے تو حضرت علیؓ کو بلایا گیا۔ جن کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپ نے اپنا لعاب دہن حضرت علیؓ کی آنکھ پر لگایا اور انہیں علم دیا اور قلعہ قموص فتح ہوگیا۔ قلعہ قموص کی جنگ خیبر کے قلعوں میں آخری ثابت ہوئی۔ خیبر کے قلعوں کی فتوحات پر ڈیڑھ ماہ خرچ ہوا۔

عید اور ماہ شوال کی فضیلت

مولانا محمد زبیر اشرف

اسلام نے پورے سال میں عید کے دو دن مقرر کئے ہیں۔ ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ کا اور ان دونوں عیدوں کو ایسی اجتماعی عبادات کا صلہ قرار دیا ہے جو ہر سال انجام پاتی ہیں۔ اس لئے ان عبادات کے بعد ہر سال یہ عید کے دن بھی آتے رہتے ہیں۔

عید الفطر تو رمضان المبارک کی عبادات صوم وصلوٰۃ کی انجام دہی کے لئے توفیق الٰہی کے عطا ہونے پر اظہار تشکر ومسرت کے طور پر منائی جاتی ہے اور عید الاضحیٰ اس وقت منائی جاتی ہے جبکہ مسلمانان عالم اسلام کی ایک عظیم الشان عبادت یعنی حج کی تکمیل کر رہے ہوتے ہیں اور ان عبادات پر خوشی کوئی دنیوی خوشی نہیں بلکہ یہ ایک دینی خوشی ہے۔ اس لئے اس خوشی کے اظہار کا طریقہ بھی دینی ہونا چاہئے۔ اس لئے ان دونوں عیدوں میں اظہار مسرت اور خوشی کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور نماز عیدین میں سجدہ شکر بجالائے اور اظہار شکر کے طور پر عید کے دن صدقہ فطر اور عید الاضحیٰ کے دن بارگاہ خداوندی میں قربانی پیش کی جائے۔

عید کا دن مسلمانوں کے لئے عیسائیوں یہودیوں یا دیگر اقوام کے تہواروں کی طرح کا محض ایک تہوار نہیں۔ بلکہ یہ دن مسلمانوں کی عبادت کا دن بھی ہے اور مسرت کا بھی۔ ان مسرتوں کا آغاز ایک خاص شان وصفت کی عبادت نماز عیدین سے کیا جاتا ہے جسے تمام مسلمان مل کر اپنے رب کریم کے حضور ایک ساتھ ادا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی یہ اجتماعی عبادت جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کے طور پر ادا کی جاتی ہے وہاں یہ عبادت اسلامی اخوت اور بھائی چارے کا بھی درس دیتی ہے کہ تمام مسلمان رنگ ونسل سے بالاتر ہو کر علاقائیت اور قومیت کے تصورات کو چھوڑ کر ایک صف میں شانہ بشانہ اپنے رب کریم کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ عید کے دن مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ مسلمان ایک قوم ہیں۔ ان کے اندر رنگ ونسل اور علاقائیت قومیت کی کوئی تفریق نہیں اور تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔

شب عید کی فضیلت

ترجمہ حدیث:...... ’’حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دونوں عیدوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں میں ثواب کی نیت سے عبادت کی تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔‘‘ (الترغیب ج۲ ص۱۵۲)

تشریح:...... مطلب یہ ہے کہ آدمی ان راتوں کو عبادت الٰہی میں مصروف رکھے۔ نماز تلاوت اور ذکر و دعا کرتا رہے۔ ان راتوں میں عبادت کرنے والے کا دل نہ مرے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے خوفناک ہولناک اور دہشت ناک دن میں جبکہ ہر طرف خوف وہراس گھبراہٹ اور دہشت پھیلی ہوئی ہوگی لوگ بدحواس ہوں

گے اس دن میں حق جل شانہ اس کو نعمت والی اور پر سعادت زندگی سے سرفراز فرمائیں گے۔

ترجمہ حدیث:...... ''حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا جس شخص نے پانچ راتیں زندہ رکھیں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (وہ پانچ راتیں یہ ہیں) آٹھ ذی الحجہ کی رات' عرفہ کی رات' بقرعید کی رات' عیدالفطر کی رات اور پندرھویں شعبان کی رات۔'' (الترغیب ج۲ ص۱۵۲)

تشریح:...... مذکورہ حدیث میں ان پانچ راتوں کی ایک خاص فضیلت یہ بیان فرمائی ہے کہ جو شخص ان پانچ راتوں میں جاگ کر ذکر الٰہی اور عبادت میں لگا رہے گا اللہ تعالیٰ اس پر اپنا خاص انعام یہ نازل فرمائیں گے کہ اسے جنت کی دولت سے مالامال فرمائیں گے۔ پورے سال میں سے صرف ان پانچ راتوں میں جاگ کر عبادت کرنا کوئی مشکل اور دشوار کام نہیں ہے۔

شب عید کی بے قدری

اوپر کی ذکر کردہ احادیث سے معلوم ہوا کہ عید کی رات کتنی فضیلت والی رات ہے اور کس قدر اہم رات ہے۔ مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہم نے اس مبارک رات کی فضیلتوں اور برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کیا ہوا ہے۔ اس مبارک رات کو طرح طرح کی لغو اور فضول باتوں اور فضول خرچیوں میں برباد کردیتے ہیں۔ عید کا چاند نظر آتے ہی بے شمار لوگ بازار کا رخ کرتے ہیں اور رات کا بیشتر حصہ ان بازاروں میں برباد کردیا جاتا ہے اور بازار جہاں طرح طرح کے گناہ ہوتے ہیں۔ اگر اس مبارک رات میں نیک کام کی توفیق نہ ہو تو کم از کم یہ کوشش کی جائے کہ گناہ میں تو مبتلا نہ ہوں۔ غلط کاموں میں لگنے سے بہتر تو یہ ہے کہ عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر آرام کرے اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لے۔ اتنا کرلینے سے بھی اس رات کی فضیلت اور ثواب سے محرومی نہ ہوگی۔

عید کے دن کی فضیلت

عید کا دن بھی بہت زیادہ فضیلت کا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ خصوصیت سے اپنے بندوں پر بہت زیادہ انعامات اور مغفرت فرماتے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوگی:

''ارشاد فرمایا نبی کریمﷺ نے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے سروں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پکارتے ہیں کہ اے مسلمانوں کے گروہ چلو رب کریم کی طرف جو نیکی (کی توفیق دے کر) احسان کرتا ہے۔ پھر اس پر بہت ثواب دیتا ہے۔ (یعنی خود ہی عبادت کی توفیق دیتا ہے پھر اس پر خود ہی ثواب عنایت فرماتا ہے) اور فرشتے کہتے ہیں کہ تم کو رات میں قیام کا حکم دیا گیا تم نے قیام کیا اور تم کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی۔ پس تم انعام حاصل کرو۔ پھر جب نماز پڑھ چکتے ہیں تو فرشتہ پکارتا ہے۔ آگاہ ہوجاؤ بے شک تمہارے رب نے تم کو بخش دیا اور تم اپنے گھر کی طرف کامیاب ہوکر لوٹو۔ پس یہ ''یوم الجائزہ'' ہے اور اس دن کا نام آسمان میں ''یوم الجائزہ'' انعام کا دن رکھا جاتا ہے۔ (الترغیب بحوالہ طبرانی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضورﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جنت کو رمضان شریف کے لئے خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور شروع سال سے آخر سال تک رمضان شریف کی خاطر آراستہ کیا جاتا ہے پھر جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام ''مثیرہ'' ہے (اس کے جھونکوں کی وجہ سے) جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں جس سے ایسی دلآویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی۔ پھر خوبصورت آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالاخانوں کے درمیان کھڑی ہو کر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا۔ تاکہ حق تعالیٰ شانہ اس کو ہم سے جوڑ دیں۔ پھر حوریں جنت کے داروغہ رضوان سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے؟۔ وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ یہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے۔ جنت کے دروازے محمدﷺ کی امت کے لئے کھول دیئے گئے۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرماتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دے اور ''مالک'' (جہنم کے داروغہ) سے فرمادیتے ہیں کہ محمدﷺ کی امت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کر دے اور جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور ان کے گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو۔ میرے محبوبﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ یہ آواز دے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں۔ ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ میں اس کی مغفرت کروں؟۔ کون ہے جو غنی کو قرض دے؟۔ ایسا غنی جو نادار نہیں۔ ایسا پورا پورا ادا کرنے والا جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا۔

حضورﷺ نے فرمایا حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کئے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں کہ وہ ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر گاڑ دیتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سو بازو ہیں۔ جن میں سے دو بازو وہ صرف اسی رات میں کھولتے ہیں جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو یا بیٹھا ہو نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں۔ صبح تک یہی حالت رہتی ہے۔ جب صبح ہو جاتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت اب کوچ کرو اور چلو۔ فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمد مجتبیٰﷺ کی امت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار (قسم کے) لوگوں کے علاوہ سب کو معاف فرمادیا۔

صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا یا رسول اللہﷺ وہ چار (قسم کے) لوگ کون ہیں۔ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا:

1 ...... ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو۔

2 ...... دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو۔

3 ...... تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی اور قطع تعلق) کرنے والا ہو۔

4 ...... چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا اور جھگڑالو ہو۔

پھر عیدالفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام آسمانوں پر لیلۃ الجائزہ یعنی انعام کی رات رکھا جاتا ہے۔ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں۔ وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں' راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جن کو انسان اور جنات کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد ﷺ کی امت اس رب کریم کی درگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے بڑے قصور کو معاف کرنے والا ہے۔ پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کہ اس مزدور کا بدلہ کیا ہے جو اپنا کام پورا کر چکا ہو۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دی جائے تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی ہے۔

اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو۔ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم! جب تک میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کی پردہ پوشی کرتا رہوں گا اور ان کو چھپاتا رہوں گا۔ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا نہ کروں گا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو فطر کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔ (الترغیب ج ۲ ص ۹۹)

ان مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ عید اور شب عید دونوں ہی بہت فضیلت و اہمیت کی حامل ہیں اور یہ انعامات الٰہی کی وصولی اور خوشنودی حاصل ہونے کا مبارک دن ہے۔ مگر ہماری شامت اعمال یہ ہے کہ ہم ان مبارک شب و روز میں غلط قسم کے کاموں اور گناہوں میں ایسے منہمک ہو جاتے ہیں کہ اس دن بجائے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔

عید کی سنتیں

عید کے دن کی تیرہ سنتیں ہیں:

1 ...... شریعت کے موافق اپنی آرائش کرنا۔ 2 ...... غسل کرنا۔ 3 ...... مسواک کرنا۔ 4 ...... جو بہتر کپڑے اپنے پاس موجود ہوں وہ پہننا۔ 5 ...... خوشبو لگانا۔ 6 ...... صبح کو سویرے اٹھنا۔ 7 ...... عیدگاہ میں سویرے پہنچنا۔ 8 ...... عیدالفطر میں صبح صادق کے بعد عیدگاہ میں جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا۔ 9 ...... عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔ 10 ...... عید کی نماز (مسجد کی بجائے) عیدگاہ یا کھلے میدان میں پڑھنا۔ 11 ...... ایک راستہ

سے عیدگاہ میں جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا۔12...... عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں: ’’اللہ اکبر اللہ اکبر ۰ لاالہ الا اللہ واللہ اکبر ۰ اللہ اکبر وللہ الحمد ۰ ‘‘آہستہ آہستہ کہتے ہوئے عیدگاہ کی طرف جانا اور عیدالاضحیٰ کے دن بلند آواز سے کہتے ہوئے جانا۔13...... سواری کے بغیر پیدل عیدگاہ میں جانا۔(اگر عیدگاہ زیادہ دور ہو یا کمزوری کے باعث عذر ہو تو سواری میں مضائقہ نہیں۔)(مراقی الفلاح ص ۳۱۸)

شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

عیدالفطر کے بعد مزید چھ دن کے روزے رکھنا بہت فضیلت اور ثواب کا کام ہے۔ احادیث میں اس کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے جو مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوگی:

عیدالفطر کے بعد کے یہ چھ روزے ماہ شوال میں رکھے جائیں۔ خواہ مسلسل کر کے رکھے جائیں یا وقفہ وقفہ سے رکھے جائیں۔ غرض یہ کہ اس ماہ میں چھ روزوں کی تعداد پوری ہو جائے۔

ترجمہ حدیث:...... ’’حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر چھ روزے شوال کے مہینہ میں رکھے تو یہ ایسا ہوگیا جیسا کہ اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔‘‘ پورا سال روزے رکھنے کا جتنا ثواب ہے اس کے برابر ثواب شوال کے مہینہ میں چھ دن کے روزے رکھنے کا ملتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ: ترجمہ حدیث:...... ’’حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو۔‘‘ یعنی بچہ ماں کے پیٹ سے جیسا گناہوں سے پاک صاف پیدا ہوتا ہے اسی طرح رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں چھ روزے رکھنے سے بھی وہ گناہوں سے اسی طرح پاک صاف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

جلسہ ختم نبوت نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کی طرف سے مورخہ ۷ ارجولائی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مکی مسجد لائن پار نواب شاہ میں ایک عظیم الشان پروگرام ’’جلسہ ختم نبوت‘‘ کے عنوان سے منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پہلے مولانا عثمان کا بیان ہوا۔ پھر مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد کا سحرانگیز خطاب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اکابرین نے ایک صدی سے زائد عرصہ تک قادیانیت کی سرکوبی اور ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دی ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ بعد نماز عصر مولانا قاضی احسان احمد کا جامع مسجد کبیر میں درس ہوا اور بعد نماز مغرب جامع مسجد باب رحمت منوآباد میں درس ہوا اور مولانا عثمان نے بعد نماز مغرب جامع مسجد کوثر ایسر پورہ میں درس دیا اور بعد نماز فجر مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مدینہ مسجد منوآباد میں بیان کیا۔ اللہ رب العزت تمام ساتھیوں کی کاوشوں کو قبول فرمائیں اور حضور ﷺ کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔

صدقہ فطر اور اس کے احکام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

رمضان المبارک ایک بہت بڑی نعمت ہے اور ایک نعمت نہیں بلکہ بہت سی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس مہینے میں اپنے مالک کو راضی کرنے کے لئے دن رات عبادت کرتے ہیں۔ دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ رات کو قیام کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور ذکر و تسبیح کلمہ اور درود شریف کا ورد کرتے ہیں۔ اس لئے روزہ دار کو روزہ پورا کرنے کی بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔

حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جو اسے افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی جو اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ جب رمضان شریف ختم ہوتا ہے تو اس سے اگلے دن کا نام عیدالفطر ہوتا ہے۔ ہر دن تو ایک روزہ دار کا افطار آتا تھا اور اس کی خوشی ہوتی تھی مگر عیدالفطر کو پورے مہینے کا افطار ہو گیا اور پورے مہینے کے افطار ہی کی اکٹھی خوشی ہوئی۔ دوسری قومیں اپنے تہوار کھیل کود میں یا فضول باتوں میں گزار دیتی ہیں۔ مگر اہل اسلام پر حق تعالیٰ شانہ کا خاص انعام ہے کہ ان کی خوشی کے دن بھی عبادت اور سجدہ شکر میں گزرتے ہیں۔

رمضان شریف کے بخیر وخوبی اور بشوق عبادت گزارنے کی خوشی منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین عبادتیں مقرر فرمائیں۔ ایک نماز عید۔ دوسرے صدقہ فطر اور تیسرے حج بیت اللہ (حج اگرچہ ذوالحجہ میں ادا ہوتا ہے مگر رمضان المبارک کے ختم ہوتے ہیں یکم شوال سے موسم حج شروع ہو جاتا ہے) یہاں عیدالفطر اور صدقہ فطر کے چند مسائل لکھے جاتے ہیں۔ باقی مسائل اہل علم سے دریافت کر لئے جائیں:

صدقہ فطر

1 ...... صدقہ فطر ہر مسلمان جبکہ وہ بقدر نصاب کا مالک ہو۔ واجب ہے۔

2 ...... جس شخص کے پاس اپنے استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیز ہو کہ اگر اس کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی کی مقدار ہو جائے تو یہ شخص صاحب نصاب کہلائے گا اور اس کے ذمہ صدقہ فطر واجب ہوگا۔

3 ...... ہر شخص جو صاحب نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے اور اگر نابالغ کا اپنا مال ہو تو اس میں سے ادا کیا جائے۔

4 ...... جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھے۔ صدقہ فطر ان پر بھی واجب ہے۔ جبکہ وہ کھاتے پیتے صاحب نصاب ہوں۔

5 ...... جو بچہ عید کی رات صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقہ فطر لازم ہے اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا تو لازم نہیں۔

6 ...... جو شخص عید کی رات صبح صادق سے پہلے مر گیا اس کا صدقہ فطر نہیں اور اگر صبح صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقہ فطر واجب ہے۔

7 ...... عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر پہلے ادا نہ کیا تو بعد میں ادا کرنا جائز ہے اور جب تک ادا نہیں کرے گا تو اس کے ذمہ واجب الادا ہوگا۔

8 ...... صدقہ فطر ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے اور اتنی قیمت کی اور چیز بھی دے سکتا ہے۔

9 ...... ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سے زیادہ فقیر محتاجوں کو دینا بھی جائز ہے اور کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر محتاج کو بھی دینا درست ہے۔

10 ...... جو لوگ صاحب نصاب نہیں ان کو صدقہ فطر دینا درست ہے۔

11 ...... اپنے حقیقی بھائی' بہن' چچا' پھوپھی کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ماں باپ اولاد کو اور اولاد ماں باپ' دادا' دادی کو صدقہ فطر نہیں دے سکتی۔

12 ...... صدقہ فطر کا کسی محتاج فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے۔ اس لئے صدقہ فطر کی رقم مسجد میں لگانا یا کسی اور اچھائی کے کام میں لگانا درست نہیں۔

ایک ضروری وضاحت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رمضان المبارک کے آخر میں فرمایا اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے اسے ضروری قرار دیا ہے۔ کھجوروں اور جو میں سے ایک صاع اور گندم میں سے آدھا صاع یہ ہر آزاد' غلام' مرد' عورت' چھوٹے اور بڑے پر لازم ہے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم صدقہ فطر دیا کرتے، کھانے میں سے ایک صاع' جو' کھجور اور کشمش میں سے ایک ایک صاع۔ (متفق علیہ' مشکوٰۃ)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر گندم' جو' کھجور' کشمش کسی ایک قسم میں سے دینا جائز ہے۔ گندم میں سے آدھا صاع اور باقی انواع میں ایک ایک صاع۔ ایک صاع تقریباً ساڑھے تین کلو کے برابر ہے اور آدھا صاع پونے دو کلو کے برابر۔ عوام الناس کے ذہن میں جو یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ صدقہ فطر صرف گندم کے حساب سے دینا چاہئے صحیح نہیں۔ بلکہ دینے والے کی مرضی پر ہے اور فقہاء احناف نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ صدقہ فطر دینے والا چاہے تو یہ مذکورہ بالا چیزوں میں سے کوئی ایک چیز دے دے یا اس کی قیمت۔

(از: دارالافتاء جامعۃ الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

پاکیزہ نورانی صورت، رسیلی آواز، چمکدار آنکھیں، کھلا ہوا خوبصورت چہرہ، چمکدار آنکھوں سے ذہانت وطباعی نمایاں نظر آتی تھی۔ چھوٹے چھوٹے فقرے ذہانت کے ساتھ بہت سی حقیقتیں اپنے اندر سموئے ہوتے۔ اللہ پاک نے حسن و جمال سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا اوران کی اخلاص وللّٰہیت بھری زندگی میں جس نے ایک مرتبہ انہیں دیکھا اور سنا تو ان کا ہو کر رہ گیا۔ وہ بولتے کیا موتی رولتے تھے۔ اللہ پاک نے انہیں خطابت کے لئے اوران کی خطابت کو دفاع اسلام اور حفاظت ختم نبوت کے لئے پیدا کیا تھا۔ یہ تھے امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔

انہوں نے مجلس احرار اسلام بعدازاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے کفر و شیطانت، فرنگی استعمار اوران کے گماشتوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ یوں تو بہت سی باطل قومیں برصغیر میں موجود تھیں۔ آپ نے سب کے لئے لیکن قادیانیت ہمیشہ ان کے نوک زبان پر رہتی۔ کیونکہ قادیانیت کی زد دین اسلام کی بنیاد ختم نبوت پر پڑتی تھی۔

سیاسی اعتبار سے برطانوی استعمار کی قوت کو توڑنے اور برصغیر کو آزادی دلانے میں وہ سب سے نمایاں نظر آتے ہیں۔ آپ نے اپنی جوشیلی اور ہوشیلی تقریروں سے لاکھوں کے مجمع کو ہلا کر رکھ دیا اور برطانوی اقتدار کے ایوانوں پر زلزلہ طاری کر دیا۔ بقول آغا شورش کشمیریؒ:

”فی الحقیقت وہ ایک عہد، ایک حقیقت، ایک انجمن اور ایک تاریخ تھے۔ گفتگو طرازی میں ان کا مثیل ملنا مشکل ہے۔ وہ خاص صحبتوں میں بالکل ایک ادیب، ایک فقیر، ایک شاعر، ایک درویش، ایک متکلم، ایک صوفی، ایک نقاد، ایک عالم اور ایک دوست ہوتے تھے۔ ان میں جس تار کو بھی چھیڑو وہی نغمے پھوٹنے لگتے۔ پھر گلفشانی گفتار بہار کی طرح پھیلتی چلی جاتی۔ حکمتوں اور بذلہ سنجیوں میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔“

(سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سوانح و افکار ص ۱۳۶)

انہوں نے ہزاروں اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ چند خطیبانہ جھلکیاں پیش خدمت ہیں:

سیرت کا موضوع نازک

فرمایا کہ یہ بڑا نازک موضوع ہے۔ سیاسی تقریر میں ایک آدھ جملہ اوپر نیچے ہو جائے یا ادھر ادھر ہو جائے تو ڈر نہیں لگتا۔ زیادہ سے زیادہ قید ہو جاتی ہے۔ سال دو سال، پانچ سال۔ لیکن سیرت یا حدیث کے موضوع پر بولتے ہوئے ایک آدھ جملہ کم وبیش ہو جائے تو ایمان کا ضیاع ہے اور دوزخ کی آگ کی میدان میں بخاریؒ بزدل ہے۔ جہنم کے قید خانے کی تاب اس میں نہیں۔

مردے سنتے ہیں؟

کسی نے سوال کیا کہ شاہ جیؒ مردے سنتے ہیں کہ نہیں؟۔ فرمایا سنتے ہوں گے جن کی سنتے ہوں گے۔ ہماری

تو زندے بھی نہیں سنتے۔ دوسری مرتبہ پوچھنے پر فرمایا کہ جب ہم مریں گے تو پتہ چل جائے گا۔ اگر ہم سن لیں گے تو اور بھی سنتے ہوں گے۔ اس کی پھر بھی تسلی نہ ہوئی۔ اس نے چوتھی مرتبہ مذکورہ بالا سوال دھرایا تو آپ نے فرمایا کہ مردے تین قسم پر ہیں۔ ایک وہ جو ہر وقت ہر جگہ سے اور ہر حال میں سنتے ہیں۔ دوسرے وہ جو کسی وقت کسی حال اور کسی جگہ سے نہیں سنتے۔ تیسرے وہ جو کبھی سن لیتے ہیں اور کبھی نہیں سنتے۔ جب اس نے وضاحت طلب کی تو فرمایا کہ بریلویوں کے مردے ہر وقت ہر حالت اور ہر جگہ سے سنتے ہیں۔ غیر مقلدوں کے مردے کسی وقت کسی حالت اور کسی جگہ سے نہیں سنتے۔ دیوبندیوں کے کبھی کبھی سن لیتے ہیں اور کبھی کبھی نہیں سنتے۔ عجیب تعریض ہے۔

کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

ایک وکیل نے رمضان المبارک کے مہینہ میں حضرت شاہ جیؒ سے مذاق کرتے ہوئے کہا کہ علماء تعبیر وتاویل میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایئے کہ آدمی کھاتا پیتا رہے اور روزہ بھی نہ ٹوٹے۔ فرمایا کہ سہل ہے۔ کاغذ قلم لے کر لکھو کہ ایسا مرد چاہئے جو اس وکیل کو صبح صادق سے مغرب تک جوتے مارتا جائے۔ یہ جوتے کھاتے جائیں اور غصہ کو پیتے جائیں۔ اس طرح کھاتے پیتے جائیں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

چندہ کھاتے ہیں سور تو نہیں کھاتے

ایک مرتبہ مولانا ظفر علی خانؒ کی صدارت میں تقریر کررہے تھے۔ روزنامہ زمیندار (جو مولانا ظفر علی خانؒ نکالتے تھے) کی ضبطی پر چندہ کی فراہمی کا ذکر آ گیا۔ ایک شخص نے دور سے کہا کہ یہ چندہ کھا جاتے ہیں۔ فرمایا بھائی چندہ ہی کھاتے ہیں سور تو نہیں کھاتے۔ مجمع زعفران ہوگیا۔ فرمایا ان تنظیموں کو چندہ دو یہ لوگ قربانی کے بکرے ہیں۔ کھائیں گے تو جیل جائیں گے۔ پھانسی پر چڑھیں گے۔ قربانی کے بکروں کو بھوکا مارنا چاہتے ہو؟۔

قادیانیوں کو معاف کرنا سانپوں کو دودھ پلانا ہے

میں اکابر ملت اور عمائدین حکومت کو بروقت انتباہ کرتا ہوں کہ جس ملک کے نمک حرام قائداعظم کا نمک حلال نہ کرسکے۔ جو لوگ آقا ومولیٰ ﷺ کے وفادار نہ بن سکے۔ قائداعظم کی زندگی میں انہیں مسلمان تسلیم نہ کیا۔ ان کی نمک حرامی کو کس طرح معاف کیا جاسکتا ہے۔ ان کو پالنا سانپوں کو دودھ پلانا ہے۔ فتنہ ضالہ مرزائیہ پاکستان میں اپنی جداگانہ حکومت کے نہ صرف خواب ہی نہیں دیکھ رہا۔ بلکہ اس فتنہ کا وارث بشیرالدین محمود ربوہ (چناب نگر) میں اپنی خودمختار حکومت قائم کئے بیٹھا ہے اور عملاً برملا مطالبہ کررہا ہے کہ اسے قادیانیوں کا الگ صوبہ بنا کردیا جائے۔ مگر حکومت خاموش ہے۔

قادیانی کتابیں

تم اپنے مخالفین کو جنگل کا سور اور ان کی عفت مآب خواتین کو کتیاں کہتے ہو۔ تمہاری کتابوں میں اتنی عفونت اور سرانڈ ہے کہ کوئی شریف آدمی ناک پر کپڑا رکھے بغیر انہیں دیکھ نہیں سکتا۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ اتنے غلیظ اور متعفن جملے تمہاری پبلشنگ کے ضابطوں کے زد میں نہیں آتے۔ تم نے آج تک ان کتابوں کو کیوں ضبط نہیں کیا۔

صحابہ کرامؓ حضورﷺ کی صداقت کے گواہ

لکھنؤ میں مدح صحابہؓ پر پابندی لگی تو حضرت شاہ جیؒ نے لکھنؤ جا کر اس قانون کی دھجیاں بکھیریں۔ شاہ جیؒ حضرات صحابہ کرامؓ کو حضورﷺ کی صداقت کے گواہ قرار دیتے تھے۔ بالخصوص حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ کو صداقت رسول کے بہترین گواہ قرار دیتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ صدیق اکبرؓ کو سرکاری گواہ کی حیثیت حاصل تھی۔ وہ حضورﷺ کے پہلے ہی دوست تھے۔ لیکن یہ دشمن اور بہادر دشمن اور سخت دشمن تھے۔ لیکن نبوت کی صداقت کا یقین کر کے شرف ایمان حاصل کر گئے۔

حضرت شاہ جیؒ صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ سے دسیوں کرامات کا ظہور ہوا۔ ذیل میں دو واقعات پیش خدمت ہیں:

تلاوت کے دوران سانپوں کا جھومنا

میاں عبدالصمد اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ۱۹۴۶ء کے الیکشن کے دوران شاہ جیؒ کشمیر تشریف لے گئے۔ شاہ جیؒ الیکشن میں حصہ لینے کے مخالف تھے۔ جبکہ جماعت کا فیصلہ الیکشن لڑنے کا تھا۔ ہم انہیں لینے کشمیر چلے گئے۔ رات کو ملاقات ہوئی۔ صبح انہیں تلاش کرنے لگے تو پتہ چلا کہ فلاں جھیل پر صبح کی نماز پڑھ کر تشریف لے جاتے ہیں اور کافی دیر بعد واپس تشریف لاتے ہیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ پہاڑی کی چوٹی پر تشریف فرما ہیں اور بآواز بلند تلاوت قرآن میں مصروف ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سامنے والی پہاڑی پر سانپوں کا جم غفیر ہے جو تلاوت قرآن کی سماعت میں مصروف ہے اور ایک بڑا سانپ پھن پھیلا کر جھوم رہا ہے۔ ہم وہیں رک گئے اور اپنے سانس بھی روک لئے۔ شاہ جیؒ قرآن پاک پڑھتے رہے اور سانپ جھومتے رہے۔ ہم نے درختوں پر نگاہ ڈالی تو پرندے بھی خاموش نظر آئے۔ شاہ جیؒ نے پون گھنٹے کے بعد تلاوت ختم کی اور سانپوں نے سر کو پہلے پہاڑی پر رکھا جیسے سجدہ ریز ہوں۔ پھر آہستہ آہستہ چلے گئے۔ پرندے بھی خداوند قدوس کی حمد وثنا کے گیت گاتے ہوئے اڑ گئے۔ شاہ جیؒ نے ہماری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کا مرید دیکھا تم نے اگر میں پہاڑوں کو قرآن پاک سناؤں تو ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ سمندر کو برف بنادوں۔ ہوا کو ساکت کر دوں۔ مگر میری قوم نے میری سر کے بالوں کی سیاہی کو سفیدی سے بدل دیا۔ مگر میں ان کے دلوں کی سیاہی کو نہ دھو سکا۔

بہرحال ہم نے آنے کا مقصد بیان کیا۔ تھوڑی دیر بحث وتمحیص کے بعد تیاری کر لی۔

انگارے ہاتھوں پر رکھ دیئے

لاہور کے سید افتخار احمد شاہ بیان کرتے ہیں کہ تقسیم سے پہلے شاہ جیؒ ریاست پٹیالہ میں تشریف لائے اور خطاب کیا۔ خطاب کے دوران سپریٹنڈنٹ پولیس سردار بل بیر سنگھ جووردی میں تھا اسٹیج پر آیا اور کہا کہ آپ سید ہیں اور سنا ہے کہ سید پر آگ اثر نہیں کرتی۔ چونکہ معترض سکھ تھا۔ آپ نے دونوں ہاتھ ایس پی کے سامنے کر دیئے۔ اس نے اپنے محافظ کو کہا کہ انگارے لاؤ۔ چنانچہ اس نے آگ کے انگارے آپ کے ہاتھوں پر رکھ دیئے اور آپ پانچ منٹ تک انگارے لئے کھڑے رہے۔ ایس پی نے کہا کہ اب پھینک دیں اور آپ کے ہاتھ دیکھے اور ہاتھوں کو

چومتے ہوئے کہا کہ شاہ جیؒ میرے سینے میں بھی آگ لگی ہوئی ہے۔ خدا کے لئے اسے ٹھنڈا کر دیں اور مجھے کلمہ پڑھا دیں۔ چنانچہ اسی وقت مسلمان ہوگیا۔

آپ نے تقسیم سے پہلے مجلس احرار اسلام اور بعد ازاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

تقسیم سے پہلے مجلس احرار اسلام نے قادیانیوں کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ چونکہ مجلس احرار اسلام ایک سیاسی جماعت تھی۔ سیاسی جماعت سے ہر آدمی کا متفق ہونا ضروری نہیں تو مجلس نے قادیان میں دفتر قائم کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک غیر سیاسی شعبہ تحفظ ختم نبوت کے نام سے قائم کیا۔ جس کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہ تھا اور قادیان میں اس کا دفتر قائم کیا گیا اور فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا عنایت اللہ چشتیؒ اور قادیان کے سید چراغ شاہؒ اس کے ٹرسٹی بنائے گئے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں اسے باقاعدہ جماعتی شکل دے کر مجلس تحفظ ختم نبوت نام رکھا گیا۔ چنانچہ مجلس احرار اسلام کے عمائدین میں سے بعض حضرات شاہ جیؒ کی سرپرستی میں اس کے عہدیدار مقرر کئے گئے۔ تا آنکہ ۱۹۵۳ء میں تحریک چلی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام کے شانہ بشانہ رہی اور مجلس احرار نے بھی اپنی سرگرمیاں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور دعوت وتبلیغ تک محدود کر دیں۔

۱۹۵۳ء کی تحریک کے بعد جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مجلس احرار اسلام کی قیادت شیخ حسام الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ کے سپرد کی گئی۔ جبکہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی رہنمائی شاہ جیؒ، قاضی صاحبؒ اور مولانا جالندھریؒ کے ہاتھوں میں رہی۔ جماعت کی تقسیم کے ساتھ جماعتی اثاثے بھی تقسیم کر دیئے گئے۔ ۱۳؍ستمبر ۱۹۵۴ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کا باقاعدہ انتخاب ہوا۔ شاہ جیؒ پہلے صدر اور مولانا محمد علی جالندھریؒ جنرل سیکرٹری چنے گئے۔ شاہ جیؒ تازیست (۲۱؍اگست ۱۹۶۱ء تک) مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر رہے۔ مجلس احرار اسلام کے ساتھ بھی اپنی ہمدردیاں جاری رکھیں۔ دونوں جماعتیں باہم شیروشکر ہوکر عقیدہ ختم نبوت کی ترجمانی اور چوکیداری کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں۔ چونکہ قادیانی اور ان کے گماشتے احرار کا نام سننا برداشت نہیں کرتے تھے۔ اس لئے ان کا تعاقب جاری رکھنے کے لئے علیحدہ پلیٹ فارم تشکیل دیا گیا۔

حضرت امیر شریعتؒ نے نصف صدی سے زائد قوم کو قرآن پاک سنایا اور اپنی ولولہ انگیز خطابت سے ان کے دلوں کو ولولہ تازہ بخشا۔ وفات سے چند سال قبل فالج کا حملہ ہوا اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ فرزندان امیر شریعت خدام ختم نبوت بالخصوص مولانا زرین احمد خانؒ سابق مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کچا کھوہ خانیوال اور کچھ دن مولانا محمد اکرم طوفانی نے خدمت کی سعادت حاصل کی۔ ملتان کے معروف اطباء حکیم عطاء اللہ، حکیم حنیف اللہ نے عبادت سمجھ کر شاہ جیؒ کا علاج معالجہ جاری رکھا۔ قیمتی سے قیمتی ادویات استعمال کراتے رہے۔ کچھ عرصہ لاہور کے سلطان فونڈری کے مولوی محمد اکرم برادران نے حضرت شاہ جیؒ کے علاج کے لئے اپنی دولت کے خزانے کھول دیئے۔ لیکن وقت موعود قریب آ رہا تھا اور حضرت شاہ جیؒ کی صحت روز بروز کمزوری کی طرف بڑھ رہی ہے۔ شاہ جیؒ

نے پروگراموں پر جانا چھوڑ دیا اور ’’فاذا فرغت فانصب‘‘ پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو عبادت و ریاضت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ دوستوں کو کم وقت دے رہے تھے۔ وفات سے چند گھنٹے قبل غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی۔ جونہی وقت موعود آیا تو چہرہ حشاش بشاش ہوگیا اور ارشاد خداوندی: ’’یاایتها النفس المطمئنة ارجعی الیٰ ربك راضیة مرضیه ۰ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی‘‘ روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور اگلے دن (۲۲؍اگست ۱۹۶۱ء) آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ دو میل کے ایریا میں انسانی سر ہی سر نظر آرہے تھے اور ہر طرف آہ و بکاہ کی کیفیت طاری تھی۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے فیصلہ کے مطابق آپ کے فرزند اکبر حضرت مولانا سید عطاء المنعم ابوذر بخاریؒ کی دستار بندی کی گئی اور آپ ہی نے اپنے عظیم والد کی نماز جنازہ کی امامت کرائی۔ تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد نے جنازہ میں شرکت کی اور آپ کو عام خاص باغ کے ساتھ ملحقہ قبرستان جلال باقری میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ پاک حضرت شاہ جیؒ کی تربت پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائیں۔ آمین!

حاجی فیاض حسن سجاد کوئٹہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ بلوچستان کے روح رواں، مخلص اور محنتی رکن روزنامہ جنگ کوئٹہ کے اسٹاف رپورٹر حاجی فیاض حسن سجاد کے بڑے بھائی ماسٹر اعجاز حسن سجاد کا بقضائے الٰہی انتقال ہوگیا ہے۔ انا للّٰه وانا الیه راجعون! مرحوم نیک دل اور نیک سیرت انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۱۷؍جولائی کو جامع مسجد شہباز ٹاؤن میں بعد نماز ظہر مولانا عبدالقیوم مشوانی نے پڑھائی۔ مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین میں مولانا عبدالواحد امیر ختم نبوت بلوچستان، قاری انوار الحق حقانی رکن شوریٰ ختم نبوت پاکستان، قاری عبداللہ منیر نائب امیر ختم نبوت بلوچستان، قاری عبدالرحیم رحیمی ناظم تبلیغ ونشر واشاعت بلوچستان، مولانا محمد یونس سیفی مبلغ ختم نبوت بلوچستان، حاجی تاج محمد ناظم ختم نبوت، حاجی خلیل الرحمٰن، حاجی نعمت اللہ، حاجی گل محمد، حاجی زاہد رفیق، حاجی اشرف مینگل، حاجی عبدالصمد، حافظ حمزہ ملوک، قاری عبداللہ، قاری عبدالرحمٰن اور دیگر اراکین ختم نبوت نے شرکت فرمائی۔ تدفین سے فراغت کے بعد محترم حاجی فیاض حسن سجاد کے گھر پر جاکر تعزیت اور ایصال ثواب کیا۔ بعد ازاں مجلس کے صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے بیان کیا اور عزیز واقارب سے صبر کی درخواست کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، حاجی فیاض حسن سجاد اور دیگر عزیز واقارب کے غم میں برابر کی شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین!

ضروری وضاحت

بندہ کے مضمون ’’حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ علماء ومشائخ کی نظر میں‘‘ ماہنامہ لولاک ماہ رجب المرجب مطابق جولائی ص۴۲ میں لکھا گیا کہ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی اہلیہ محترمہ سیدہ ام الاحرار صاحبہ حضرت ثانی (مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ) سے بیعت تھیں۔ جب کہ واقعہ یہ ہے کہ شاہ جیؒ کا سارا خانوادہ حضرت رائے پوریؒ سے متعلق تھا۔ لہٰذا ریکارڈ درست کیا جائے۔

میر کارواں کی رحلت!

قسط نمبر:۴ مولانا اللہ وسایا

☆...... قادیانی وکلاء جب پیش ہوتے اور لایعنی تاویلیں کرتے تو مسلمانوں میں اشتعال اور قادیانی حاضرین پر اوس پڑ جاتی۔

☆...... جب مسلمان وکلاء نے اپنے دلائل و براہین کے انبار لگائے تو مسلمانوں کے چہرے ہشاش بشاش اور قادیانیوں پر شرمندگی کے آثار قابل دید ہوتے۔

☆...... مسلمان وکلاء کے دلائل سے متاثر ہوکر کچھ قادیانیوں نے حضرت مولانا عبدالقادر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ (اخبارات میں خبریں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں)

قومی پریس نے ہر روز کی کاروائی شہ سرخیوں سے شائع کی۔ جس سے اندرون و بیرون ملک تمام مسلمانوں کی نگاہیں اس کیس کی طرف لگ گئیں۔

اللہ رب العزت کی رحمت وکرم اور رحمت دوعالم ﷺ کی توجہات عالیہ امت مسلمہ کے لئے واحد سہارا تھیں۔ قادیانی اپنے طور پر اندرون و بیرون ملک سے دباؤ بڑھا رہے تھے۔ ملک کی تمام بے دین لابیاں اسے اپنے لئے موت وحیات کا مسئلہ بنائے کھڑی تھیں۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم ایک مارشل لاء کے ذریعہ برسراقتدار آئے تھے۔ اس کی آمریت کا ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے بعض جمہوری بچوں کو اور سیکولر جماعتوں کے بعض کارکنوں کو قادیانیوں نے خوب استعمال کیا۔

غرض یہ کہ کفر اور اسلام کا معرکہ تھا۔ حق وباطل کی جنگ تھی۔ مسلمان اور قادیانی آپس میں برسرپیکار تھے۔ قادیانی اپنے طور پر خوش تھے کہ جسٹس آفتاب پہلے ڈیرہ غازی خان کی ایک مسجد کے کیس میں قادیانیوں کے حق میں فیصلہ دے چکا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنے زمانہ میں یہودیوں کی ایک تنظیم فری مین پر پابندی لگادی تھی۔ یہودیوں اوران کے آلہ کاروں نے لاہور ہائیکورٹ میں اس پابندی کو چیلنج کیا تو اسی جسٹس آفتاب نے یہودی تنظیم پر سے پابندی ختم کردی تھی۔ ایسے ڈھب کے جج صاحب قادیانیوں کی مطلب برآری کے لئے مفید ہونے میں کوئی شبہ نہ تھا۔ آخر حق تعالیٰ کی شان کریمی کا اظہار ہوا۔ رحمت دوعالم ﷺ کی دعائیں امت کے کام آگئیں اور ۱۲؍جولائی ۱۹۸۴ء کو اسی جسٹس آفتاب صاحب کے قلم سے قادیانیوں کی اپیلیں خارج کردی گئیں۔ قادیانیوں کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور امت مسلمہ کو ایک بار پھر جھوٹی امت قادیانیت پر فتح حاصل ہوگئی۔ ۱۲؍جولائی کو پہلے وقت جب بحث سمیٹی گئی تو تمام حاضرین ہال کے باہر آگئے۔ جج صاحبان فیصلہ لکھنے کے لئے عدالت سے ملحقہ ریٹائرنگ روم میں چلے گئے۔ عدالت کے لان میں ایک پیپل کے درخت کے زیرسایہ علماء ومشائخ جمع تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ اور قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر

رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز سید حضرت انور حسین نفیس رقمؒ ہر دو بزرگوں نے زمین پر بیٹھتے ہی سر جھکائے اور مراقبہ میں چلے گئے۔ اس منظر کی آسان تعبیر یہ ہوگی کہ عدالت کے اندر جج صاحبان فیصلہ کے لئے قلم تول رہے تھے اور عدالت سے باہر یہ بزرگ اپنے رب کی رحمتوں کے دروازے پر دستک دے رہے تھے۔ اللہ رب العزت کا کرم وفضل ہوا کہ جسٹس آفتاب نے دو صفحاتی اجمالی فیصلہ لکھا۔

باقی تمام جج صاحبان نے دستخط کئے۔ متفقہ طور پر فیصلہ ہوا۔ وکلاء کو اندر بلالیا گیا۔ اہل اسلام کے وکیل اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی سعادت حاصل کرنے والے ایڈووکیٹ جناب سید ریاض الحسن گیلانی جب فیصلہ سن کر عدالت کے کمرے سے وکٹری کا نشان بنائے باہر آئے تو مسلمانوں نے عشق نبویؐ سے سرشار ہوکر صدائے اللہ اکبر بلند کی۔ نعرہ تکبیر کی آواز پر حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ اور سید انور حسین نفیس رقمؒ نے مراقبہ سے سر اٹھایا تو دونوں بزرگوں کے چہرہ پر خوشی کے آنسوؤں کی جھڑیاں لگی ہوئی تھیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ فیصلہ سنتے ہی سربسجود ہوگئے۔ اسلام زندہ باد، قادیانی مردہ باد۔ یہ منظر کبھی نہ بھولے گا کہ فیصلہ کے بعد قادیانی وکیل تو کسی عقبی دروازہ سے کھسک گئے اور باقی قادیانی ایسے گم ہوئے جیسے مرزا قادیانی کے دل سے حیاء گم ہوگئی تھی۔ اس دو صفحاتی فیصلہ میں لکھا تھا کہ تفصیلی فیصلہ بعد میں دیا جائے گا۔ جسٹس آفتاب ریٹائرڈ ہوگئے تو اس کے بعد جسٹس فخر عالم صاحب چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت بنے۔ وہ بینچ کے بھی سینئر رکن تھے۔ انہوں نے اس مقدمہ کا تفصیلی فیصلہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کو سنایا۔ جو اردو ایڈیشن کے ۲۴۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ فیصلہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

اس فیصلہ نے قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھ دیا۔ قادیانیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ مرزائیت رسوا ہوگئی۔ اسلام جیت گیا۔ کفر ہار گیا۔ قل جاء الحق وزحق الباطل کی عملی تفسیر مسلمانوں نے ایک بار پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ فلحمدللہ اوّلا وآخرا!

وفاقی شرعی عدالت نے آرڈیننس کو قرآن وسنت کے مطابق قرار دے دیا۔ اس امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ پریس آرڈیننس میں بھی ترمیم کردی گئی تھی۔ جس کے تحت الفضل ربوہ بند ہوگیا تھا۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی صاحبزادی بیگم زرداری محترمہ بے نظیر بھٹو تشریف لائیں تو پریس کی آزادی کے ضمن میں اقدامات کرتے ہوئے پریس آرڈیننس کی ترمیم کو اڑادیا۔ جناب صدر مملکت غلام اسحاق خان نے اس پر تائیدی دستخط کردیئے۔ الفضل جاری ہوگیا۔ محترمہ بے نظیر اور اسحاق خان کی اس حرکت کا ہمارے پاس سوائے افسوس کے اور کوئی علاج نہ تھا۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن ان دنوں قومی اسمبلی کے ممبر تھے۔ انہوں نے بڑی کوشش وسعی کی۔ مگر بے نظیر بھٹو اور وزیر داخلہ اعتزاز صاحب نے پتھے پر ہاتھ نہ دھرنے دیا۔ الفضل نے اپنی ترنگ میں آکر چوکڑی بھرنی چاہی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسے مقدمات میں الجھادیا۔ اسے چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔

کیس نمبر۲...... قادیانی اپیل دراپیل بینچ سپریم کورٹ وفاقی شرعی عدالت

امتناع قادیانیت آرڈیننس کو قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کرتے ہوئے اسے قرآن

وسنت کی تعلیمات اور بنیادی حقوق کے منافی قرار دینے کی درخواست کی۔ فاضل عدالت کے پانچ جج صاحبان نے اپنے مفصل اور متفقہ فیصلہ کے ذریعے قادیانیوں کی اپیلوں کو خارج کر دیا اور آرڈیننس کو قرآن وسنت اور بنیادی حقوق کے مطابق قرار دیا۔ قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو سپریم کورٹ آف پاکستان کی وفاقی شرعی اپیل بنچ میں کالعدم قرار دینے کی اپیل کی۔

سپریم کورٹ کے ۵ رکنی اپیل بنچ نے اس کی سماعت کی۔ جناب جسٹس محمد افضل اس کے چیئرمین تھے۔ اراکین میں جسٹس نسیم حسن شاہ (چیف جسٹس آف پاکستان بھی بعد میں بنے) جسٹس شفیع الرحمٰن، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی شامل تھے۔ سماعت کے لئے جونہی کوئی تاریخ نکلتی، قادیانی درخواست دے کر سماعت رکوا دیتے۔ اڑھائی سال تک اسی طرح ہوتا رہا۔ بالاخر ۱۰ رجنوری ۱۹۸۸ء کو اس کی راولپنڈی سپریم کورٹ میں سماعت شروع ہوئی۔ قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں نے پھر دجل سے کام لیا۔ عدالت کے کام میں روڑے اٹکائے۔ غیر ضروری طوالت دینے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال میں لائے اور بالآخر ایک درخواست کے ذریعہ عدالت سے اپنی اپیلوں کو واپس لینے کی استدعا کی۔ قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کی واپسی اپیلوں کی درخواست پر سپریم کورٹ آف پاکستان کے پانچوں جج صاحبان نے متفقہ فیصلہ تحریر فرمایا۔ یہ فیصلہ مسٹر جسٹس محمد افضل نے جو اس وقت اپیل بنچ کے چیئرمین تھے اور بعد میں چیف جسٹس آف پاکستان بنے، نے تحریر فرمایا اور باقی جج صاحبان نے اس سے اتفاق کیا۔ فیصلہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے وفاقی شرعی عدالت اپیل بنچ نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو بحال رکھا۔ حق تعالیٰ شانہ نے امت محمدیہ کی ایک دفعہ پھر دستگیری فرمائی۔ قادیانی ایک اور ذلت سے دوچار ہوئے۔

کیس نمبر۳...... ہائیکورٹ لاہور (قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین)

قادیانیوں کے بھگوڑے سربراہ مرزا طاہر نے پاکستان میں بسنے والے قادیانیوں کو حکم جاری کیا کہ وہ صدارتی امتناع قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے مکانوں، دکانوں اور عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ تحریر کریں اور سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگائیں۔ تاکہ وہ عوام الناس میں خود کو مسلمان ظاہر کر سکیں۔ چنانچہ قادیانیوں نے اپنے گرو کے حکم پر یہ فعل شنیع شروع کر دیا۔ روڈہ ضلع خوشاب کے رہنے والے ایک اکھڑ مزاج، فرعون صفت اور دریدہ دہن قادیانی جہانگیر جوئیہ ایڈووکیٹ نے قسم کھائی کہ وہ ساری زندگی اپنے سینہ سے کلمہ طیبہ کا بیج نہیں اتارے گا۔ جہانگیر جوئیہ ایڈووکیٹ خوشاب کا زمیندار تھا اور وہیں وکالت کرتا تھا۔ مقامی مسلمانوں نے اس کی دل آزار حرکتوں پر پولیس سے رابطہ قائم کیا اور اس کے خلاف پرچہ درج کرایا۔ کیس عدالت میں چلا۔ جہانگیر جوئیہ نے ضمانت کرالی۔ لیکن دوبارہ پھر قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کا بیج لگا لیا۔ اس کے خلاف دوبارہ پرچہ درج ہوا۔ لیکن ضمانت پر رہا ہو گیا۔ اسی طرح کئی مرتبہ وہ قانون کی دھجیاں اڑاتا اور ضمانت پر رہا ہوتا رہا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب کے امیر مولانا غلام ربانی اور دیگر مسلمان اس قادیانی کی ان رذیل حرکتوں سے بہت تنگ آ چکے تھے۔ ایک دن جہانگیر جوئیہ اپنے سینہ پر کلمہ طیبہ کا بیج لگائے سرگودھا کے ایک بازار میں کپڑا خریدنے کے لئے

آیا۔اس کے ساتھ اس کے گاؤں کے دو قادیانی زمیندار بھی تھے اورانہوں نے بھی اپنے سینوں پر کلمہ کے بیج لگارکھے تھے۔اتفاق کی بات ہے کہ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی بھی اسی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے۔آپ نے جب اس کے غلیظ سینہ پر کلمہ طیبہ کا مقدس بیج دیکھا تو فوراً اسے اتارنے کو کہا۔لیکن اس نے بڑی رعونت سے مولانا کو کہا ''چل اوئے دنیا کی کوئی طاقت میرے سینے سے یہ بیج نہیں اتارسکتی''

طوفانی صاحب نے جھپٹ کر تینوں کے سینوں سے بیج اتار لئے۔اتنے میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کافی کارکن اکٹھے ہوگئے اورانہوں نے تینوں قادیانیوں کو پکڑ لیا۔طوفانی صاحب نے فوری طور پر تھانہ فون کیا۔انسپکٹر محمد اکرم ان کو فون پر ملے۔طوفانی صاحب نے انہیں مختصراً صورتحال سے آگاہ کیا اور کہا کہ فوراً پہنچیں۔ورنہ حالات خراب ہونے کا شدید اندیشہ ہے۔کیونکہ مسلمان بہت بپھرے ہوئے ہیں۔انسپکٹر صاحب نے طوفانی صاحب کو کہا کہ میں صرف پانچ منٹ میں تمہارے پاس پہنچتا ہوں۔انسپکٹر محمد اکرم پانچ منٹ سے پہلے ہی جیپ لے کر موقعہ پر پہنچ گئے اور تینوں قادیانیوں کو پکڑ کر جیپ میں بٹھالیا۔جیپ میں بیٹھتے ہی جہانگیر جوئیہ نے اپنی جیب سے نیا بیج نکالا اور سینہ پر لگالیا۔وہ بیج بھی تھانے میں اتروالیا گیا۔جوئیہ قادیانی انیس دن جیل میں رہا۔پیشی پر عدالت میں بیج لگا کر آیا۔سیشن جج نے ضمانت خارج کردی۔ملزم جوئیہ نے لاہور ہائی کورٹ میں اپیل کردی۔ہائی کورٹ کے جناب جسٹس رفیق تارڑ صاحب نے ملزم کی ضمانت خارج کردی اور کہا کہ چونکہ قادیانی ''محمد رسول اللہ'' سے مراد ''مرزا قادیانی'' لیتے ہیں۔اس لئے وہ توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

پنجاب حکومت کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل جناب خلیل الرحمٰن رمدے صاحب پیش ہوئے۔موصوف آج کل سپریم کورٹ کے جج ہیں۔جناب خلیل الرحمٰن رمدے نے اس کیس کو کفرواسلام کی جنگ سمجھ کرلڑا۔انہوں نے اپنے دلائل قاہرہ کے ہتھوڑوں سے عدالت کے ایوان میں کفروارتداد کے بتوں کو پاش پاش کردیا۔محمد عربی ﷺ کی عزت وناموس کے اس محافظ نے قادیانیوں کو وہ چرکے لگائے کہ قادیانی آج بھی ان زخموں کو چاٹ رہے ہیں۔میرا دل کہتا ہے کہ وکیل ختم نبوت اورعاشق رسولؐ جناب خلیل الرحمٰن رمدے صاحب نے دنیا کے میدان میں آمنہؓ کے لال کی عزت وعصمت کی حفاظت کا کیس لڑ کر حشر کے میدان کے لئے شفاعت محمدی ﷺ کا پروانہ حاصل کرلیا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اورمزید ترقیوں سے نوازے۔جناب ریاض الحسن گیلانی، ڈپٹی اٹارنی جنرل پاکستان اورجناب رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹؒ نے بڑی جانفشانی اورجگرکاوی سے مقدمہ کی تیاری کی اور پوری امت کی طرف سے وکالت کا حق ادا کردیا۔ان کے دلائل کا ہر ہر جملہ قادیانیت کے ناپاک جسد پر بجلی بن کے گرتا اور اسے جلا کر خاکستر بناتا محسوس ہوتا۔جب کہ حزب شیطان کی طرف سے مجیب الرحمٰن، ملک مجید اورمرزا نصیر احمد ایڈووکیٹ نے پیش ہوکر دنیا وآخرت کی روسیاہی کا سامان اکٹھا کیا۔۲۸؍جون ۱۹۸۷ء کو یہ فیصلہ جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ نے تحریر فرمایا۔تارڑ صاحب بعد میں لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس بھی بنے اورصدر پاکستان بھی رہے۔

کیس نمبر۴...... فیصلہ ہائیکورٹ بلوچستان

قادیانیوں نے مسلمانوں کی دینی حمیت کو للکارا اورکلمہ طیبہ کے بیج لگائے۔کوئٹہ بلوچستان میں سب سے

پہلے ایک قادیانی محمد حیات کو لیاقت بازار میں کلمہ طیبہ کا بیج لگائے ہوئے دیکھ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک پرعزم کارکن حاجی محمد رفیق بھٹی مرحوم نے مجلس کے مبلغ اور مجاہد ختم نبوت مولانا نذیر احمد تونسویؒ کو اطلاع دی۔ انہوں نے حیات قادیانی کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا۔ سٹی تھانہ کے ایس۔ ایچ۔ او چوہدری محمد شریف نے مقدمہ درج کر کے ملزم کو گرفتار کیا۔ ایک دینی جذبہ سے سرشار پولیس افسر سب انسپکٹر نذیر احمد نے تفتیش کی۔ مولانا نذیر احمد تونسویؒ نے دو اور قادیانیوں ظہیر الدین اور عبدالرحمان کو بھی پکڑ کر پولیس کے حوالہ کیا۔ دینی حمیت سے سرشار پولیس افسران انسپکٹر حاجی راجہ ارشاد احمد، انسپکٹر شاہنواز وٹو، سب انسپکٹر عبدالعزیز اور سید رفیع اللہ شاہ نے مقدمہ کی احسن طریقے سے پیروی کر کے حق ادا کیا۔ پی۔ ڈی۔ ایس۔ پی اور اب ایس۔ پی سردار دریمن حاجی ملک محمد سرور اعوان، پی۔ ڈی۔ ایس۔ پی سید امتیاز شاہ اور پراسیکوٹنگ انسپکٹر ملک نثار عباس نے مقدموں میں معاونت کی۔ سٹی مجسٹریٹ رحیم شاہ عبداللہ زئی پہلے پاکستانی ہیں۔ جو سب سے پہلے دشمنان رسول کو سزا دے کر شافع محشر کی شفاعت کے حقدار بن گئے۔ علاوہ ازیں ایڈیشنل سیشن جج جناب سردار نادر خان، جناب چوہدری محمد اسلم مرحوم بھی رحمت دو عالم کی شفاعت کے حقدار بن گئے۔

مولانا نذیر احمد تونسویؒ نے مقدمات میں وکلاء کی شاندار معاونت کی۔ دینی غیرت وحمیت کے پیش نظر بڑی تعداد میں وکلاء صاحبان نے مقدموں کی پیروی کی۔ اس کا اصل کریڈٹ وکیل ختم نبوت چوہدری اعجاز یوسف، زاہد مقیم انصاری، وکیل سرکار جناب جاوید غزنوی صاحب، اسپیکر بلوچستان اسمبلی ملک سکندر خان ایڈووکیٹ کو جاتا ہے۔ جنہوں نے اس کیس کی بھرپور وکالت کی۔ یہ پانچ اپیلیں تھیں۔ جو ہائیکورٹ کوئٹہ میں دائر ہوئیں۔ (۱) فوجداری نگرانی نمبر ۸۷/۳۸۔ (۲) فوجداری نگرانی نمبر ۸۷/۳۹۔ (۳) فوجداری نگرانی نمبر ۸۷/۴۰۔ (۴) فوجداری نگرانی نمبر ۸۷/۴۱۔ (۵) فوجداری نگرانی نمبر ۸۷/۴۲۔

ان کیسوں کی سماعت جناب جسٹس امیر الملک مینگل نے ۹؍ستمبر ۱۹۸۷ء اور ۳، ۴، ۵؍ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو فرمائی اور ۲۲؍ دسمبر ۱۹۸۷ء کو ان تمام اپیلوں کو خارج کر دیا۔ پی۔ ایل۔ ڈی کوئٹہ ۱۹۸۸ء ص ۲۲ پر یہ فیصلہ موجود ہے۔

کیس نمبر ۵...... صد سالہ جشن کیس لاہور ہائیکورٹ

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں قادیانیت کا فتنہ ایک ایسا فتنہ ہے۔ جسے اسلام واہل اسلام کے لئے بلاشبہ خطرناک، مہلک اور بدترین قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس فتنہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے ۲۳؍ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ (بھارت) میں اس فتنہ کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ اس فتنہ کے سو سال پورے ہونے پر قادیانی ۲۳؍ مارچ ۱۹۸۹ء کو صد سالہ جشن منانا چاہتے تھے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے پاکستانی مرکز ربوہ میں یہ انتظام کیا کہ:

۱...... پورے ربوہ (چناب نگر) اور گرد ونواح کی پہاڑیوں اور عمارتوں پر چراغاں کے لئے لائٹ اینڈ ڈیکوریشن پارٹیوں سے گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، راولپنڈی اور جھنگ وغیرہ سے سامان کرایہ پر لینے کے لئے معاہدے کئے۔ ہزاروں روپیہ ایڈوانس دیا اور اسٹام پر تحریریں حاصل کیں۔

۲...... بجلی بند ہونے کی صورت میں وسیع پیمانہ پر جنریٹروں کا انتظام کیا۔

۳...... مٹی کے ’’دیئے‘‘ کئی ٹرکوں پر منگوائے جو سرسوں کے تیل سے جلانے تھے۔

۴...... صد سالہ جشن کی مناسبت سے ربوہ میں سو گھوڑے، سو ہاتھی اور سو ملکوں کے جھنڈے لہرانے کا انتظام کیا۔

۵...... اس موقعہ پر ربوہ میں عورتوں اور مردوں کے لئے فوجی وردی تیار کی گئی۔ جسے پہن کر انہیں عسکری طاقت کا مظاہرہ کرنا تھا۔

۶...... اس کے علاوہ تقسیم مٹھائی، جشن، جلسے اور تقریبات وغیرہ کے دیگر لوازمات کا اہتمام کیا۔ غرض اس طرح وہ اپنے کفر کی تبلیغ کے لئے سرگرم عمل تھے اور تماشہ دیکھئے کہ جھوٹے کے جھوٹ کے سو سال مکمل ہونے پر صد سالہ جشن اور وہ بھی آئین وقانون کی خلاف ورزی اور مسلمانوں کے لئے اشتعال کا باعث۔

قادیانی جماعت کی اس تیاری پر اسلامیان پاکستان کو تشویش لاحق ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فوری طور پر اپنی مرکزی ورکنگ کمیٹی کا دفتر مرکزیہ ملتان میں ۱۲؍مارچ ۱۹۸۹ء کو اجلاس طلب کیا۔ حضرت قبلہؒ نے صدارت فرمائی اور اس تشویشناک صورتحال پر غور کر کے اہم فیصلے کئے۔

۱...... روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ لاہور، راولپنڈی، کراچی، ملتان، روزنامہ جنگ لاہور، کراچی، راولپنڈی، کوئٹہ کے تمام ایڈیشنوں میں آخری صفحہ پر ہزاروں روپیہ کی لاگت سے اشتہار دیا۔ جس میں جشن پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا اور پابندی نہ لگنے کی صورت میں ۲۳؍مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ پر ’’آل پاکستان ختم نبوت ریلی‘‘ منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا۔

۲...... ۱۷؍مارچ ۱۹۸۹ء کو پورے ملک کے تمام مکاتب فکر نے یوم احتجاج منایا۔

۳...... ۱۲؍مارچ کو ملتان، ۱۸؍مارچ کو بہاولنگر، ۱۹؍مارچ دوالمیال جہلم میں عظیم الشان احتجاجی کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ربوہ میں مشترکہ جمعہ اور سرگودھا، جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ اپنے رفقاء کی ٹیم لے کر پورے پنجاب میں سرگرم عمل ہو گئے۔

۴...... ۱۸؍مارچ کو سرگودھا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں مسلمانان سرگودھا نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جس میں تمام دینی جماعتوں اور نے بھرپور حصہ لے کر نمایاں کردار ادا کیا۔

۵...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا اور چنیوٹ نے ۲۳؍مارچ کو سرگودھا اور چنیوٹ سے ربوہ کی طرف لانگ مارچ کا اعلان کیا۔

۶...... پورے ملک کے اخبارات میں احتجاجی بیانات اور غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مولانا فقیر محمد صاحب سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد نے بھرپور اور مؤثر کردار ادا کیا۔ یوں

پورے ملک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان ورہنما سراپا احتجاج بن گئے۔

۷...... پورے ملک سے وفود اور قافلے ’’جشن‘‘ بند نہ ہونے کی صورت میں احتجاج کے لئے ربوہ پہنچنے کی تیاری کرنے لگے۔

۸...... مولانا زاہد الراشدی مرکزی سیکرٹری اطلاعات مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے گوجرانوالہ کی لائٹ اینڈ ڈیکوریشن کی پارٹیوں سے ملاقات کی اور مرزائیوں کے خودساختہ جشن پر چراغاں کا سامان سپلائی نہ کرنے کا وعدہ لیا اور تمام مکاتب فکر کی طرف سے ایک مشترکہ فتویٰ مرتب کیا کہ مرزائیوں کے جشن پر مسلمانوں کا سامان چراغاں مہیا کرنا تعاون علی الکفر کے باعث قطعاً حرام اور ناجائز ہے۔ مولانا کی کاوش سے گوجرانوالہ کی لائٹ اینڈ ڈیکوریشن کی پارٹیوں نے نہ صرف سامان دینے کے معاہدے منسوخ کئے۔ بلکہ ایک وفد مرتب کیا اور تمام ایسے شہر جہاں سے مرزائیوں نے سامان کی بکنگ کا معاہدہ کیا تھا، کا دورہ کر کے تمام مسلمان پارٹیوں کو سامان دینے سے روکا۔ جس پر انہوں نے اپنی دینی حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مرزائیوں کو کورا جواب دے دیا۔

۹...... مولانا منظور احمد چنیوٹی ان دنوں پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے۔ انہوں نے اسمبلی میں آواز بلند کی۔ مرزائیوں نے یہ صورتحال دیکھ کر ربوہ میں جشن کے انتظامات کے علاوہ بھارتی سرحد کے قریب جلوموڑ سے تقریباً تین کلومیٹر آگے ’’ہانڈو‘‘ نامی گاؤں میں وسیع قطعہ اراضی لے کر اس پر بلڈوزر اور کرینیں لگا کر پنڈال بنایا۔ ٹیوب ویل بور کئے، پانی کے پائپ بچھائے اور متبادل انتظام کی مکمل تیاری کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر الحاج بلند اختر نظامی کو ایک خط کے ذریعہ اس کی اطلاع ہوئی۔ مرزائیوں کی اس سازش پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ نے اخبارات کو بیان جاری کیا۔ جو روزنامہ جنگ لاہور کے صفحہ اوّل پر مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۸۹ء کو شائع ہوا۔ عالمی مجلس نے لاہور کے کمشنر، ڈی۔ سی، اور ہوم سیکرٹری پنجاب کو ٹیلی گرام دیئے۔ یوں قادیانی کفر نے مسلمانوں کو الجھانے کے لئے ربوہ کے علاوہ دوسرا محاذ بھی کھول دیا۔

لاہور کے قریب اس سازش کی اخبارات میں خبر آتے ہی مولانا عبدالتواب صدیقی نے باغبانپورہ سے داروغہ والا تک ۲۲؍مارچ کو لانگ مارچ کا اعلان کر دیا۔ جمعیت علماء اسلام کے نائب امیر محترم مولانا قاری محمد اجمل خانؒ، مولانا محمد اجمل قادری اور جامع مسجد وزیر خاں لاہور کے خطیب مولانا خلیل احمد قادریؒ سرگرم عمل ہوگئے۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے وفاقی حکومت کی سربراہ بے نظیر بھٹو کو اس طرف متوجہ کیا۔ وفاقی وزیر داخلہ اعتزاز احسن، وفاقی وزیر مذہبی امور سردار بہادر خان اسے صوبائی مسئلہ کہہ کر فارغ ہوگئے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ نے ۲۰؍مارچ کو اسلام آباد میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس جامع مسجد دارالسلام میں طلب کر لیا۔ اسلام آباد میں عالمی مجلس کے مبلغ مولانا عبدالرؤفؒ، مولانا قاری محمد امینؒ، مولانا محمد رمضان علویؒ اور مولانا محمد عبداللہؒ اراکین شوریٰ شب وروز ایک کر کے اسے کامیاب بنانے پر لگ گئے۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کے جانشین مولانا قاضی احسان الحقؒ نے اپنی راجہ بازار کی جامع مسجد میں ۲۰؍مارچ کو ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔

۱۸/مارچ کی شام کو ڈی سی، اور ایس پی جھنگ ربوہ گئے۔ جہاں عالمی مجلس کے راہنما مولانا محمد اشرف ہمدانی، صاحبزادہ طارق محمودؒ، مولانا فقیر محمد اور مولانا خدا بخشؒ نے ان سے ملاقات کر کے سارے ملک کی صورتحال سے ان کو باخبر کیا۔ صوبائی حکومت، عالمی مجلس، مرکزی مجلس عمل، اسلامیان پاکستان اور تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو دیکھ رہی تھی۔

۲۰/مارچ کو اسلام آباد میں مجلس عمل کا اجلاس منعقد ہوا۔ اسلام آباد، راولپنڈی کے تمام علماء کرام، جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام، جمعیت اہل حدیث، جمعیت علماء پاکستان اور منہاج القرآن، غرضیکہ تمام مکاتب فکر اور دینی جماعتوں کے پچاس نمائندگان نے شرکت کی۔ مولانا سید چراغ الدین نے مولانا سمیع الحق صاحب سے ہسپتال جاکر ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ میری عیادت کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد نواز شریف آرہے ہیں۔ ان سے میں دوٹوک بات کروں گا۔ وفاقی وزارت داخلہ ومذہبی امور کے نمائندگان عجیب ذہنی کیفیت اور دوغلی پالیسی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ مجلس عمل کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ مولانا زاہد الراشدی آئی۔ جے۔ آئی کے جماعت کا وفد لے کر ہوم سیکرٹری پنجاب کو ملیں۔ اتحاد العلماء کے مولانا محمد عبدالمالک نے حضرت امیر مرکزیہ قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے نام قاضی حسین احمد صاحب کا پیغام پہنچایا کہ اس جدوجہد میں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہی پیغام ڈاکٹر طاہر القادری کی طرف سے ان کے نمائندے لائے۔

صوبائی حکومت آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کی کارروائی سے لحہ بہ لحہ آگاہی حاصل کر رہی تھی۔ پورے صوبہ کی صورتحال ان کے سامنے تھی۔ مجلس عمل کا یہ فیصلہ کہ اگر مرزائی جشن بند نہ ہوا تو ۲۳/مارچ کو پورے ملک کا رخ ربوہ کی طرف ہوگا۔ اس فیصلہ کی اطلاع ملتے ہی لاہور میں ہوم سیکرٹری نے مجلس عمل کے نمائندگان کو بلایا اور اسی وقت ۲۰/مارچ کو ڈی۔ سی اور ایس۔ پی جھنگ ربوہ گئے۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اشرف ہمدانی، صاحبزادہ طارق محمودؒ اور مولانا فقیر محمد، ربوہ اور چنیوٹ کے رفقاء سمیت ان افسران سے ملے اور پنجاب حکومت کی ہدایت پر ڈی۔ سی جھنگ نے قادیانی جشن پر مکمل پابندی کا اعلان کر دیا۔ مولانا فقیر محمد صاحب قادیانیوں کے تمام پروگراموں سے باخبر تھے۔ انہوں نے ان کی تفصیل ڈی۔ سی کو بتائی۔ انہوں نے تمام پروگراموں کو منسوخ کرنے کا آرڈر جاری کر دیا۔

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے
ساھیوال پھکی
طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے
بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے
حیاتِ نو کیپسول
ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے
السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم ...... علماء ومشاہیر کے پیغام

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم

اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ آخری امت کو عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ کو صرف دین اسلام ہی عطا نہیں کیا۔ بلکہ اس دین کے کامل ومکمل ہونے کا بھی اعلان فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے زبان نبوت سے یہ اعلان کرایا کہ: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔'' (المائدہ)

دین کے کامل ومکمل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اصول وضوابط، اپنے احکام وہدایات کے اعتبار سے یہ دین مکمل ہو چکا۔ اب اس میں کسی اضافہ کسی ترمیم، کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ جب دین مکمل ہو چکا تو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے یہی اسلام کافی ہے اور جب قیامت تک آنے والوں کے لئے یہی کافی ہے تو اب کسی نئے نبی، رسول کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔

اسی لئے اس دین کی تمام تعلیمات، اس کی ہدایات، اس کی کتاب قیامت تک کے لئے محفوظ ہے اور آج برملا یہ کہا جاسکتا ہے کہ امت مسلمہ کے علاوہ اقوام عالم میں کسی قوم، کسی ملت کو یہ شرف حاصل نہیں کہ اس کے پاس کامل ومکمل آسمانی ہدایت نامہ موجود ہو۔ یہ اعزاز اور شرف صرف اور صرف امت مسلمہ کو حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا تھا۔ یہ سلسلہ نبوت سرکار دو عالم فخر دو جہاں، رحمت کائنات حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ پر ختم فرماتے ہوئے قرآن کریم میں اعلان فرمایا کہ: ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ البتہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔'' (سورۂ احزاب)

یہ عقیدہ ختم نبوت کا اعلان درحقیقت اس امت پر ایک احسان عظیم ہے۔ اس عقیدے نے امت کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ پوری دنیا میں جہاں کہیں نبی آخرالزماں ﷺ کے پیروکار موجود ہیں۔ خواہ وہ کسی خطہ، کسی قوم، کسی رنگ ونسل سے تعلق رکھتے ہوں اور کسی زمانہ میں ہوں۔ ان کا عقیدہ ایک۔ ان کا دین ایک۔ ان کا مذہب ایک۔ ان کی تعلیمات ایک۔ اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا تو یہ امت نہ جانے کتنے ٹکڑوں اور کتنے حصوں میں تقسیم ہو چکی ہوتی۔

اس کانفرنس کے موقع پر میں تمام مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہماری نجات حضور اکرم ﷺ اور آپ کی ختم نبوت پر ایمان لانے میں ہے۔ اس عقیدہ پر مضبوطی سے جمے رہو اور اس کی اہمیت وعظمت اپنے دل ودماغ میں بٹھالو اور اپنی نئی نسل کو بھی اس عقیدہ کی اہمیت وعظمت سے آگاہ کرو۔ تاکہ کوئی ایمان کا ڈاکو اپنے دجل وفریب سے آپ کے اور آپ کی نئی نسل کے ایمان پر ڈاکا نہ ڈال سکے۔

اس کانفرنس کے موقع پر میں قادیانیوں سے بھی کہتا ہوں کہ تم کس غلط راستے پر جا رہے ہو۔ یہ ہلاکت کا

راستہ ہے۔ ایک جھوٹے اور مفتری کو چھوڑ کر رحمت کائنات، امام الانبیاء، ختم الرسل حضور اکرم ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوکر اپنی نجات کا سامان کرو کہ آپ کا طریقہ ہی صراطِ مستقیم ہے۔ میں اس موقع پر انگلینڈ کے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کانفرنس میں بھرپور شرکت کر کے خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کریں اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم

حضور اکرم ﷺ سے محبت ہر مومن کا سرمایہ ہے۔ بلکہ آپ ﷺ سے محبت ایمان کا جزو ہے۔ کوئی شخص اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت نہ ہو۔ بلکہ تمام جہان سے حتیٰ کہ اپنی اولاد، اپنے ماں باپ اور اپنی جان سے بھی آپ ﷺ زیادہ عزیز نہ ہوں اس وقت ایمان مکمل ہی نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں آپ ﷺ کی محبت کا دریا موجزن ہوتا ہے۔ وہ ہر بات برداشت کرسکتا ہے۔ لیکن رسالت مآب ﷺ کی شان اقدس میں ادنیٰ سی بھی گستاخی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں اور ہمہ وقت وہ آپ ﷺ کی عزت وناموس پر مرمٹنے اور اپنی اولاد، اپنا مال، اپنی جان سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار وآمادہ رہتا ہے۔ جب بھی کسی دریدہ دہن نے آنجناب ﷺ کی شان میں گستاخی کی ناپاک جسارت کی مسلمان دیوانہ وار میدان عمل میں آئے اور اس کا قلع قمع کر کے چھوڑا۔

حضور اکرم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور جن کی ذات اقدس پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہوگیا اور اب قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت کے بعد کسی کا نبوت کا دعویٰ کرنا صرف آپ ﷺ کی ختم نبوت کا انکار نہیں۔ بلکہ آپ ﷺ کی توہین ہے اور صرف آپ ﷺ کی ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء کی توہین ہے اور ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا اور نقب لگانا دین کے تمام نظام کو درہم برہم کرنا اور اللہ کے فیصلہ کو تسلیم نہ کرنا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے اور ان قادیانیوں نے ان کی اتباع کر کے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں جو ناقابل برداشت جرم ہے۔ قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلام، شرافت انبیاء، حضور اکرم ﷺ کی خاتمیت اور کاملیت قرآن کے منافی اور قطعاً مضر اور سخت نقصان دہ ہے۔ اس لئے روز اوّل سے قادیانیوں کا تعاقب جاری ہے اور حضور اکرم ﷺ کے پروانے اور ختم نبوت کے دیوانے ہمیشہ ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ اس کے لئے جاں سے بھی گزرنا پڑا تو دریغ نہیں کریں گے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس فتنہ سے چوکنا رہیں۔ کیونکہ یہ اسلام اور مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر گمراہ کرتا اور مارِ آستین بن کر ڈستا ہے۔ اس کی چالوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ اس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھرپور ساتھ دیجئے اور کانفرنس کو کامیاب بنایئے۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ بلکہ ایک اہم بنیادی عقیدہ ہے۔ آج اسلام کی پوری عمارت اس بنیادی عقیدہ پر قائم ہے۔ کسی عمارت کی بنیاد کھود کر اپنی جگہ سے ہٹا دینا اور یہ توقع رکھنا کہ

عمارت اپنی جگہ پر قائم رہے گی فریب اور جنونی حرکت کے سوا کچھ نہیں۔

ملت اسلامیہ کا شیرازہ حضرت ختم المرتبت، خاتم الانبیاء، امام انبیاءﷺ کی ذات عالی سے قائم ہے اور یہی وجود پاکستان کا سنگ بنیاد ہے۔ جو شخص اس سے انحراف کرتا یا اسے منہدم کرتا ہے۔ وہ اسلام، ملت اسلامیہ اور ملک تینوں سے غداری کا مرتکب ہے۔ جو شخص رحمت عالمﷺ کا وفادار نہیں۔ وہ ملک وملت کا بھی وفادار نہیں ہوسکتا۔ تاریخ شاہد ہے کہ ملت اسلامیہ کا اجتماعی ضمیر کبھی برداشت نہیں کر سکا کہ آنحضرتﷺ کی جگہ پر کسی اور کو رحمت للعالمین کی حیثیت سے کھڑا کیا جائے اور اس کے لئے تمام وہ حقوق ومناصب اور آداب والقاب تجویز کئے جائیں جو مسلمانوں کے مرکز عقیدت، سرکار دو عالم، فخر دو جہاںﷺ کے ساتھ مختص ہیں۔

قادیانیوں کا روز اوّل سے یہی وطیرہ رہا کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مرکز عقیدت بنایا اور اسے حضور اکرمﷺ کے منصب پر لا بٹھایا اور اس کے لئے وہ تمام القابات وآداب تجویز کئے جو آنحضرتﷺ کے ساتھ مختص ہیں۔ اسی لئے مسلمانوں نے اسے کبھی برداشت نہیں کیا۔ بلکہ ہر میدان میں اس کا مقابلہ کیا۔ بالآخر ایک زوردار اور جاندار تحریک کے نتیجہ میں آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے کاٹ کر علیحدہ کر دیا گیا۔

پاکستان کی پوری پارلیمنٹ کو (قومی اسمبلی) ایک خصوصی کمیٹی قرار دے کر ان کا مسئلہ قوم کے منتخب نمائندوں کی عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ جس نے ان کے عقائد ونظریات پر غور وخوض، بحث ومباحثہ کیا۔ قادیانیوں کے دونوں گروپ لاہوری اور مرزائی گروپ کو باقاعدہ اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ بحث وتمحیص کے بعد متفقہ طور پر پوری قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم کے تحت انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اسے آئین کا حصہ بنایا گیا۔ میں اس موقع پر قادیانیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ یا تو وہ خاتم النبیینﷺ پر بغیر کسی تاویل کے چکر میں پڑے سچے دل سے ایمان لائیں اور آپﷺ کو اللہ کا آخری نبی تسلیم کریں اور آپﷺ کے مقابلہ میں جو بھی کسی انداز میں نبوت کا دعویٰ کرے اس سے برأت کا اعلان کریں یا پھر پوری قوم کے فیصلے اور آئین کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کریں اور اپنا اندراج غیر مسلموں میں کرائیں۔ اس کے ساتھ میں پوری دنیا کے مہذب انسانوں اور حکومتوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں پارلیمنٹ کے فیصلوں کا ہر جگہ احترام کیا جاتا ہے اور اسے تسلیم کیا جاتا ہے تو قادیانیوں کے بارے میں بھی ان سب کو پاکستان کی پارلیمنٹ اور اس کے آئینی فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہئے اور قادیانیوں کی بے جا حمایت اور انہیں مسلمان باور کرانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد زیدہ مجدہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء اور علماء ہر سال آپ کے ملک اور آپ کے شہر میں آکر سالانہ کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔ ہم درحقیقت اس کانفرنس کے ذریعہ آپ کے لئے چوکیدار کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور آپ کو آپ کے ایمان پر ڈاکا ڈالنے والوں سے بیدار اور خبردار کرتے ہیں۔ کہیں خواب غفلت میں ڈاکا ڈال کر آپ کے

ایمان کو چھین کر نہ لے جائیں۔ اس لئے اس کانفرنس اور اس سے قبل پورے ملک میں ایک صدا لگاتے ہیں۔ ہماری صدا ایک ہی ہے کہ اگر اپنے ایمان کی حفاظت چاہتے ہو تو عقیدہ ختم نبوت کو مضبوطی سے تھام لو۔ اس میں کسی تاویل اور کسی شک وشبہ کا شکار نہ ہوں۔ یقین جانئے آپ ہمارے اسلامی اور دینی بھائی ہیں۔ ہم سب آقائے نامدار ﷺ کے ماننے والے ہیں۔ اس دین اسلام نے ہمیں ایک ایسے مضبوط رشتہ میں منسلک کر دیا ہے۔ جسے زمینی حدود وقیود، زبان، رنگ ونسل کی تفریق ختم نہیں کر سکتی۔ اسی دینی رشتہ کی وجہ سے ہم تمام مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں اور اسی خیر خواہی کے جذبہ کے تحت دور دراز سے آ کر آپ کو آگاہ کرنے اور خبردار کرنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ صرف مسلمانوں کے ہی نہیں ہم تو قادیانیوں اور مرزائیوں کے بھی خیر خواہ ہیں۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔ دنیا اور آخرت کی ذلت ورسوائی سے بچ جائیں۔ رحمت للعالمین، شفیع المذنبین ﷺ کے دامن رحمت کو چھوڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے وابستہ ہو کر جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔ ہماری ان کو دعوت ہے اور بڑی فکر مندی اور درد مندی سے دعوت دیتے ہیں کہ کہاں بھٹک رہے ہو۔ آؤ اور حضور اکرم ﷺ کے دامن عافیت میں آجاؤ۔ بغیر کسی تاویل کے حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی مان کر آپ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ اور کل روزِ محشر حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کے حق دار بنو۔

مسلمانو! یاد رکھو قادیانیت حضور اکرم ﷺ سے بغاوت اور آپ ﷺ کی دشمنی کا دوسرا نام ہے۔ ان کے کسی دھوکا میں نہ آنا اور نہ ان کی چکنی چپڑی باتوں اور تاویلات سے متاثر ہونا۔ ورنہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

آیئے ہم عہد کریں کہ ہم سب مل کر حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا جھنڈا ہر جگہ بلند کریں گے۔ اس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قدم بقدم ساتھ دیں گے اور اس کانفرنس کو بھرپور انداز میں کامیاب کریں گے۔ یاد رکھئے! یہ کانفرنس کام کی انتہا نہیں بلکہ کام کا نقطۂ آغاز ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت کر کے حضور اکرم ﷺ کی عقیدت ومحبت اور آپ ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کا جذبہ لے کر جائیے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لندن 11 جولائی 2010ء)

گوجرانوالہ مجلس کی تبلیغی سرگرمیاں

ماہ جون میں گوجرانوالہ کی کئی ایک مساجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد اشرف مجددی، حافظ محمد ثاقب، حافظ محمد یوسف عثمانی، قاری منیر احمد، مولانا محمد عارف شامی نے اجتماعات سے خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم بنوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت ہاشمی کالونی کنگنی والا میں سمر کیمپ منعقد کیا گیا۔ جس میں مقامی علماء کرام عہدیداران مجلس کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام مصطفیٰ نے خطاب کیا۔

مخدوم العلماء حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مجددی گوجرانوالہ کے دورہ پر تشریف لائے۔ جہاں آپ نے مرکز ختم نبوت ہاشمی کالونی میں خطاب کیا اور کئی ایک حضرات آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ آپ نے کہا کہ وہ اپنے والد محترم کی طرح عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

برمنگھم کانفرنس ...... پس منظر و ضرورت

مفتی خالد محمود

الحمدللہ! ہر سال کی طرح امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۱/ جولائی ۲۰۱۰ء بروز اتوار کو برمنگھم (برطانیہ) کی سینٹرل جامع مسجد میں منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کانفرنس درحقیقت ان کانفرنسوں کا تسلسل ہے جو پاکستان بننے سے پہلے قادیان میں منعقد ہوتی رہیں اور پاکستان بننے کے بعد پاکستان میں اور انگلینڈ میں آج تک تسلسل کے ساتھ ہر سال منعقد ہوتی ہیں۔ جس کا پس منظر کچھ یوں ہے۔

۱۹۳۰ء میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی دعوت پر لاہور میں ''انجمن حمایت اسلام'' کا سالانہ اجتماع ہوا۔ جس میں ملک بھر سے (متحدہ ہندوستان) سے پانچ سو سے زائد جید علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔ علماء کرام کے اس اجتماع میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو ''امیر شریعت'' کا خطاب دیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے تردید قادیانیت کا محاذ ان کے سپرد کیا۔ امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار اسلام کا ایک شعبۂ تبلیغ قائم کر کے اس محاذ پر کام شروع کیا۔ مجلس احرار اسلام ہند نے ۲۰،۲۱،۲۲/ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا۔ جس میں اکابر علماء کے بیانات ہوئے۔ اس کانفرنس کے ذریعہ علما کرام نے پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا عزم کیا۔

پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے اپنا مرکز ''ربوہ'' کو بنایا اور وہاں دسمبر میں اپنا سالانہ جلسہ کرنے لگے تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی ان کے مقابلہ میں کانفرنس منعقد کرنا شروع کی جو ۱۹۸۱ء تک ہر سال چنیوٹ میں منعقد ہوتی رہی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ شریک ہوتے۔ پھر یہ کانفرنس چناب نگر (ربوہ) میں منتقل ہوگئی اور ۶،۷/ ستمبر ۱۹۸۲ء کو چناب نگر میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تمام صوبوں کے علماء، مشائخ، خطباء، وکلا اور سیاسی عمائدین نے شرکت کی۔ یہ ایک مثالی کانفرنس تھی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء شریک تھے اور اس طرح اس کانفرنس کے ذریعہ امت مسلمہ کے اتحاد کا زبردست مظاہرہ ہوا۔ مرزائیوں کا سالانہ جلسہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۳ء تک ہر سال ربوہ میں ہوتا رہا۔ مگر ۱۹۸۴ء میں جب ان کے خلاف ۲۶/ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا۔ جس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمان کہلانے، اذان دینے، اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے اور اسلامی شعائر و اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا اور ان کی تبلیغی وارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کے سالانہ جلسہ پر بھی پابندی لگوائی اور اس طرح ہر سال ہونے والے ان کے جلسے کا سلسلہ پاکستان میں ختم ہوگیا۔ مگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنس الحمدللہ! پہلے دن کی طرح آج بھی اپنی شاندار روایات کے مطابق منعقد ہوتی ہے۔

جب ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا تو اس وقت قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر

پاکستان سے فرار ہو کر لندن جا پہنچا۔ وہاں اس نے ایک قطعۂ زمین خرید کر ایک بستی آباد کی اور اسے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی قادیانیوں کا تعاقب کیا۔ قادیانیوں نے اپنا سالانہ جلسہ لندن میں کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی اگست ۱۹۸۵ء میں لندن کے ویمبلے ہال میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی جس میں پاکستان اور برطانیہ کے جید علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔

یہ کانفرنس ایک سال کے وقفہ کے علاوہ ہر سال تسلسل کے ساتھ منعقد ہوتی ہے۔ پہلے دو یا تین سال یہ کانفرنس لندن میں ہوئی۔ اس کے بعد برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد میں یہ کانفرنس پوری آب وتاب کے ساتھ منعقد ہوتی ہے۔ انگلینڈ میں تبلیغی اجتماع کے بعد مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرنا اور اس کے تحفظ کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اس پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ عقیدہ قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات اور دوسو احادیث سے ثابت ہے۔ امت کا سب سے پہلا اجماع بھی اسی پر منعقد ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی تاریخ کے کسی دور میں مشکوک اور مشتبہ نہیں رہا اور نہ ہی کبھی اس پر بحث کی ضرورت سمجھی گئی۔ بلکہ ہر دور میں متفقہ طور پر اس پر ایمان لانا ضروری سمجھا گیا۔

حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان درحقیقت اس امت پر ایک احسان عظیم ہے۔ اس عقیدہ نے امت کو ایک وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ آپ پوری دنیا میں کہیں چلے جائیں اور آپ ہر دور اور ہر عہد کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ آپ کو نظر آئے گا کہ کسی قوم، کسی زبان، کسی علاقہ اور کسی عہد کا باشندہ ہو۔ اگر وہ مسلمان ہے اور حضور اکرم ﷺ پر اس کا ایمان ہے تو ان کے عقائد، ان کی عبادات، ان کے دین کے ارکان، ان کا طریقہ اس میں آپ کو یکسانیت اور وحدت نظر آئے گی۔ جس طرح حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں پانچ نمازیں فرض تھیں۔ اسی طرح آج بھی پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ان کے جو اوقات حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں تھے۔ وہی آج بھی ہیں۔ جو اوقات سعودی عرب میں ہیں۔ وہی اوقات امریکا اور یورپ اور ایشیائی ممالک میں ہیں۔ اسی طرح روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر احکام بھی سب کے لئے یکساں ہیں۔ یہ سب نتیجہ ہے ختم نبوت کا اتمام نبوت کا۔ اکمال شریعت کا۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے الفاظ میں:

’’اس عقیدہ نے اسلام کو انتشار پیدا کرنے والی اور ملت کو پارہ پارہ کرنے والی ان تحریکات اور دعوتوں کا شکار ہونے سے بچایا جو تاریخ اسلام کی طویل مدت اور عالم اسلام کے وسیع رقبہ میں وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہیں۔ اسی عقیدہ کا فیض تھا کہ اسلام ان مدعیان نبوت اور محرفین اسلام کا بازیچۂ اطفال بننے سے محفوظ رہا۔ جو تاریخ کے مختلف وقفوں اور عالم اسلام کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتے رہے۔ ختم نبوت کے اسی حصار کے اندر یہ ملت ان مدعیوں

کے دستبرد اور یورش سے محفوظ رہی جو اس کے ڈھانچے کو بدل کر ایک نیا ڈھانچہ بنانا چاہتے تھے اور وہ ان تمام سازشوں اور خطرناک حملوں کا مقابلہ کر سکی جن سے کسی پیغمبر کی امت اس سے پہلے محفوظ نہیں رہی اور اتنے طویل عرصہ تک اس کی دینی اور اعتقادی یکسانیت قائم رہی۔ اگر یہ عقیدہ اور حصار نہ ہوتا تو یہ اُمت واحدہ ایسی مختلف امتوں میں تقسیم ہو جاتی جن میں سے ہر امت کا روحانی مرکز الگ ہوتا۔ علمی وتہذیبی سرچشمہ الگ ہوتا۔ ہر ایک کی الگ تاریخ ہوتی۔ ہر ایک کے الگ اسلاف اور مذہبی پیشوا اور مقتداء ہوتے۔ ہر ایک کا الگ ماضی ہوتا۔

عقیدہ ختم نبوت درحقیقت نوع انسانی کے لیے ایک شرف وامتیاز ہے۔ وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے اور اس میں یہ لیاقت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ خدا کے آخری پیغام کو قبول کرے۔ اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی، کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں۔ اس عقیدے سے انسان کے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکا ہے۔'' (قادیانیت مطالعہ وجائزہ)

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ فرماتے ہیں کہ:

''غرض ختم نبوت صرف ایک دینی مسئلہ اور عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کا عنوان ہے کہ اب سارے انسانوں کے لیے نجات کی آخری شرط بس ہمارے اس رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا اور ان کی ہدایت کا اتباع کرنا ہے۔ اس لیے اب قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کو مطمئن اور یکسو ہو کر بس ان کا اتباع کرنا چاہیے۔ انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے سلسلہ میں یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔

بس اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی نئی نبوت کی گنجائش نکالتا ہے۔ وہ اللہ کے اس فیصلہ اور اس کے قائم کئے ہوئے اس سارے دینی نظام کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے۔ ذرا اس کے دوررس نتائج پر غور کیجیے! یہ دوسری قسم کی اعتقادی گمراہیوں سے بہت مختلف قسم کی بات ہے۔ اس کا اثر پورے دین پر پڑتا ہے۔ نئے نبی کی آمد پر اس پر ایمان لانا مدار نجات ہو جاتا ہے۔ وہی نبیٔ وقت ہوتا ہے اور اس کے زمانہ کا کوئی شخص جو اس سے پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرے۔ لیکن اس کو نہ مانے تو وہ کافر اور اللہ کی لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے بعد نئی نبوت کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نجات کی آخری شرط محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا نہیں ہوگا۔ بلکہ بعد میں آنے والے اس نبی پر ایمان لانا نجات کی آخری شرط ٹھہرے گا۔ (جیسا کہ قادیانی امت مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق صاف صاف کہتی ہے کہ ان کا انکار کرنے والے اسی طرح کافر اور لعنتی ہیں جس طرح پہلے نبیوں کے منکر لعنتی اور کافر ہوئے) پس جو لوگ دین میں اتنا بڑا افساد برپا کرنا چاہیں اور قیامت تک کے لیے قائم کئے ہوئے اللہ کے اس نظام کو یوں درہم برہم کرنا چاہیں، لازماً ایمان والوں کو ان کے ساتھ دوسرے تمام زنادقہ ومرتدین سے زیادہ سخت معاملہ کرنا چاہیے۔'' (احتساب قادیانیت، صفحہ۱۱۳تا۱۱۵)

اس حقیقت کو علامہ اقبال نے بھی بیان کیا ہے:

''قرآن کریم کے بعد نبوت ووحی کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جس کو کبھی

معاف نہیں کیا جاسکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کردینے کے مترادف ہے۔ قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلام، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد ﷺ اور کاملیت قرآن کے لیے قطعاً مضر ومنافی ہے۔'' (فیضان اقبال، صفحہ ۴۳۵)

بلکہ یہ عقیدہ ختم نبوت اس امت کی بقا کا ضامن ہے۔ جب تک یہ ختم نبوت کا عقیدہ موجود ہے۔ یہ امت، امت رہے گی۔ اگر یہ عقیدہ نہ رہا تو پھر یہ امت امت بھی نہیں رہے گی۔ بلکہ امتیں جنم لیں گی اور امتیں بھی کیا گروہ اور جماعتیں بنیں گی۔ ایک کھیل تماشا ہوگا۔ آئے دن کسی گوشہ اور کونہ سے ایک نبی اٹھے گا۔ ایک ایک شہر سے کئی کئی نبی ابھریں گے۔ ان میں مناقشت چلے گی۔ ہر ایک اپنے دعویٰ کو مؤثر بنانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگائے گا اور اپنے ماننے والوں کی تعداد بڑھائے گا اور پھر ان میں مقابلہ بازی ہوگی اور اس طرح اس امت کا امت پنا ختم ہوجائے گا۔ اسی لیے علامہ اقبال نے یہ حقیقت واشگاف الفاظ میں بیان کی کہ:

''دین وشریعت تو قائم ہیں کتاب وسنت سے۔ دین وشریعت کی بقا اور دین وشریعت کا استمرار اور وجود مربوط ہے کتاب وسنت سے۔ جب تک کتاب وسنت ہے دین باقی ہے۔ دین وشریعت باقی ہے۔ لیکن امت کی بقاء ختم نبوت کے عقیدے سے ہے۔'' (بحوالہ خطبات مفکر اسلام، جلد۵، صفحہ۱۰۹)

اس کانفرنس کا دوسرا مقصد اور اہم موضوع قادیانیت ہے جس سے مسلمانوں خصوصاً نئی نسل کو آگاہ کرنا ہے۔ ابتدائے اسلام سے لے کر اس وقت تک کوئی فتنہ اسلام کی تاریخ میں اتنا نازک اور ابتلاء کا نہیں رہا۔ جتنا قادیانیت ہے۔ اس کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ یہ ایک مستقل دین اور متوازی امت کی تشکیل کرتا ہے۔ بعض لوگ اسے بھی دیگر فرقوں کی طرح ایک اسلامی فرقہ سمجھ کر اس فتنہ کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شاید ان کی نظر سے قادیانی لٹریچر نہیں گزرا۔ ورنہ وہ کبھی اس سوچ کے حامل نہ ہوتے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ متوازی امت اور ایک مستقل دین کی داعی ہے۔ یہاں نبی کے مقابلے میں نبی کو کھڑا کیا گیا۔ بلکہ اسے دوسرے انبیاء سے حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ سے بھی افضل قرار دیا گیا۔ شعائر کے مقابلہ میں شعائر۔ مقامات مقدسہ کے مقابلہ میں مقامات مقدسہ۔ کتاب کے مقابلہ میں کتاب۔ افراد کے مقابلہ میں افراد۔ غرض ہر چیز کا بدل انہوں نے مہیا کیا۔ چنانچہ نبی کے مقابلہ میں نبی اور اس جھوٹے نبی کے ماننے والوں کو صحابہ کا درجہ دیا گیا۔ اس کی بیویوں کو امہات المؤمنین کہا گیا۔ مکہ اور مدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو ارض حرم اور مکۃ المسیح قرار دیا۔ حج کے مقابلہ میں قادیان حاضری کو حج سے زیادہ ثواب قرار دیا۔ قرآن کریم کے مقابلہ میں ''تذکرہ'' نامی کتاب کو پیش کیا۔ غرضیکہ ایک ایک چیز میں اختلاف کیا اور صرف اختلاف نہیں۔ بلکہ مقابلہ کیا اور خود اس کا انہوں نے اعتراف کیا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود اپنی ایک تقریر میں کہتا ہے:

''حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ان کا (یعنی مسلمانوں) کا اسلام اور ہے ہمارا اور۔ ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور۔ ہمارا حج اور ہے اور ان کا اور۔ اسی طرح ہر بات میں ان سے اختلاف ہے۔''

’’یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔‘‘ (خطبہ مرزا محمود الفضل قادیان، جلد۱۹ صفحہ۱۳)

اس طرح کی اور بے شمار تحریریں پیش کی جاسکتی ہیں جن سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہ کوئی فرقہ نہیں۔ بلکہ نبوت محمدی ﷺ کے خلاف ایک بغاوت کا نام قادیانیت ہے اور علماء اسی لیے اسے سب سے بڑا فتنہ قرار دیتے ہیں۔

اس قادیانی فتنہ کی شدت کو بیان کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ لکھتے ہیں:

’’مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کے لیے آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا نظریہ ایجاد کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک بار تو چھٹی صدی عیسوی میں مکہ میں مبعوث ہوئے تھے اور دوسری مرتبہ (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں قادیان کی ملعون بستی میں۔ مکی بعثت کا دور تیرھویں صدی ہجری پر ختم ہوگیا اور اب چودھویں صدی سے قیامت تک قادیانی بعثت و نبوت کا دور ہوگا۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی بعثت کو تیرھویں صدی کے بعد کالعدم قرار دے کر خاتم النبیین کا منصب خود سنبھال لیا۔ اور آنحضرت ﷺ کے تمام کمالات مخصوصہ کو اپنی جانب منسوب کرنے کے لیے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بے دریغ تحریف کرڈالی۔ اسلامی عقائد کا مذاق اڑایا۔ انبیاء علیہم السلام کو فحش گالیاں دیں۔ تمام امت مسلمہ کو گمراہ اور کافر و مشرک قرار دیا۔ قصر اسلام کو منہدم کرکے ’’جدید عیسائیت‘‘ کی بنیاد رکھی۔ انگریز کی ابدی غلامی کو مسلمانوں کے لیے فرض و واجب قرار دیا۔ مسئلہ جہاد کو حرام اور منسوخ ٹھہرایا اور مجاہدین اسلام کو منکر خدا قرار دیا۔ جن لوگوں کو قادیانیت کی گہرائی کا علم نہیں اور وہ اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ انہیں اس فتنہ کی شدت کا احساس نہیں ہوسکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ صدر اول سے لے کر آج تک جتنے فتنے پیدا ہوئے۔ ان سب کی مجموعی فتنہ پردازی بھی فتنہ قادیانیت کے سامنے شرمندہ ہے۔ اگر ملاحدہ و زنادقہ اور مدعیان نبوت و مہدویت کی تحریفات کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں قادیانی تحریفات کو جگہ دی جائے تو یقین ہے کہ قادیانی کی تحریفات کا پلڑہ بھاری رہے گا۔‘‘

(تحفہ قادیانیت، صفحہ۱۴، جلد دوم)

مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت سے انگریز کو اس ذہنی ارتداد کے لیے دو اہم ترین فائدے نظر آئے۔

اوّل یہ کہ یہ تحریک صرف خواص اور پڑھے لکھے روشن خیال افراد تک محدود نہیں رہے گی۔ بلکہ اس کا دائرہ کار عوام کی سطح تک پھیل جائے گا۔ دوم یہ کہ جو نظریات ملحدان یورپ اور ان کے شاگردان عزیز نیچریت یا دہریت کی تہمت کی بنا پر مسلمانوں سے قبول کرانے میں کامیاب نہیں ہوسکے وہی نظریات ’’وحی والہام‘‘ کی سند سے قایانی نبوت پیش کرے گی اور مسلمان اس کے سامنے سر تسلیم خم کردیں گے۔

مشرق و مغرب کے تمام ملاحدہ کے سارے افکار اور ان کی تمام جدوجہد کا خلاصہ اگر نکالا جائے تو یہ ہے کہ اسلام اپنی موجودہ شکل میں جو اس وقت مسلمانوں کے سامنے ہے (نعوذ باللہ) لائق اعتبار اور قابل اعتماد نہیں اور

جن لوگوں نے قادیانی اوراس کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ٹھیک یہی خلاصہ قادیانی تحریک کے عقائد وافکار کا ہے۔ (تحفہ قادیانیت، جلد دوم، صفحہ۱۹،۲۰)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو اکابر علماء کرام اور مشائخ عظام کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس کا قیام اسی مقصد کے لئے وجود میں آیا تھا کہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وعظمت کو ایک ایک مسلمان کے دل میں اتار دیا جائے۔ تاکہ کوئی ان کے ایمان کی لاعلمی کی بنا پر ان کو گمراہ کر کے ان کے ایمان پر ڈاکا نہ ڈال سکے۔ اسی طرح اس جماعت کا مقصد قادیانیوں کا تعاقب ان کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دجل وفریب سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا ہے۔ تاکہ کوئی سارق نبوت ان مسلمانوں کو دھوکا سے جھوٹی نبوت کے جال میں نہ پھنسا سکے۔

اس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر شہر، ہر قریہ، ہر بستی میں اپنے پروگرام منعقد کرتی ہے۔ اپنے مبلغین بھیجتی ہے۔ جگہ جگہ بڑی بڑی کانفرسیں منعقد کر کے راہ عامہ کو ہموار کرتی ہے۔ صرف اپنے ہی ملک نہیں۔ بلکہ جہاں قادیانی پہنچتے ہیں۔ ان کے تعاقب میں مجلس تحفظ ختم نبوت بھی پہنچتی ہے۔

چنانچہ جب ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر پاکستان سے لندن منتقل کیا تو جماعت نے یہاں بھی ان کا تعاقب کیا۔ اپنا دفتر لندن میں قائم کیا۔ اپنے مبلغین بھیجے۔ کانفرنسیں منعقد کیں۔ برمنگھم کی سالانہ کانفرنس بھی اسی کی کڑی ہے۔ کانفرنس سے قبل جماعت کے زعما، علما، مبلغین پورے انگلینڈ کا دورہ کرتے ہیں اور جگہ جگہ پروگرام منعقد کر کے مسلمانوں کو اس کانفرنس کی دعوت دیتے ہیں۔

یہ کانفرنس ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی سرپرستی میں ہوا کرتی تھی۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اور حضرت کے ترجمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شوریٰ کے رکن حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی نگرانی اور سرپرستی میں اور قائم مقام امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کی دو نشستیں ہوں گی۔ ایک صبح دس بجے سے ایک بجے تک۔ دوسری ظہر کی نماز کے بعد دو بجے سے شام سات بجے تک۔ اس کانفرنس میں جہاں پورے انگلینڈ، اسکارٹ لینڈ سے حضور اکرم ﷺ کے پروانے شرکت کریں گے۔ وہاں اس کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم مقام امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا حافظ نگین، جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم اشرفی، اقرأ روضۃ الاطفال کے نائب مدیر مفتی خالد محمود، مدرسہ امام محمد کے مہتمم مولانا قاری فیض اللہ چترالی، جمعیت علماء برطانیہ کے امیر مفتی محمد اسلم، مولانا قاری اسماعیل رشیدی، مفتی سہیل احمد کے علاوہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، یورپ سے آئے ہوئے علماء کرام اور یوکے کے علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ جبکہ مولانا اسماعیل رشیدی، مولانا گل محمد، مولانا خلیل، مولانا امداداللہ قاسمی، مولانا عزیزالرحمٰن، حاجی محمد معصوم، قاری ہاشم، مولانا اسلام علی شاہ اور جمعیت علماء برطانیہ کے کارکن اور برمنگھم کے دردمند مسلمان میزبانی کے فرائض انجام دیں گے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لندن 11 جولائی 2010ء)

عقیدہ ختم نبوت پر ایمان ...... دین کا لازمی اور بنیادی تقاضا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قرآن وسنت کے قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ نبوت اور رسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم کردیا گیا۔ آپ ﷺ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ: ”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔“ (الاحزاب:۴۰)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ ”خاتم النبیین“ کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: ”یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوسکتا کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور اس مسئلہ پر کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں آنحضرت ﷺ کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔“ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۹۳ جلد ۳)

امام قرطبی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ”ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے امت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“ (تفسیر قرطبی صفحہ ۱۹۶ جلد ۱۴)

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ ”الاقتصاد“ میں فرماتے ہیں: ”بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔“ (الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ ۱۲۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ متعدد اکابر نے ان احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہریؒ ”کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل“ میں لکھتے ہیں: ”وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی نبوت، آپ ﷺ کے معجزات اور آپ ﷺ کی کتاب (قرآن کریم) کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ خبر دی تھی کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“ (کتاب الفصل صفحہ ۷۷ جلد ۱)

حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں: ”ختم نبوت پر آنحضرت ﷺ سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں جن کو صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔“ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۹۳ جلد ۳)

علامہ سید محمود آلوسیؒ تفسیر ”روح المعانی“ میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں: ”آنحضرت ﷺ کا خاتم

النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے۔ احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا۔ پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا۔‘‘

پس عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح آنحضرتﷺ کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ یہاں اختصار کے مدنظر صرف چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا۔ مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟۔ آپﷺ نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔‘‘

(صحیح مسلم صفحہ ۲۴۸ جلد ۲، صحیح بخاری کتاب المناقب صفحہ ۵۰۱ جلد ۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ: ’’مجھے چھ چیزوں میں دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔ (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ (۴) روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا ہے۔ (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ (۶) اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔‘‘

(صحیح مسلم صفحہ ۱۹۹ جلد ۱، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲)

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابرؓ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ اس کے آخر میں ہے کہ: ’’پہلے انبیاء کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔‘‘ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ’’تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ (صحیح بخاری صفحہ ۶۳۳ جلد ۲)

حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرمﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: ’’بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلفاء ہوں گے۔‘‘ (صحیح بخاری صفحہ ۴۹۱ جلد ۱، واللفظ لہ، صحیح مسلم صفحہ ۱۲۶ جلد ۲، مسند احمد صفحہ ۲۹۷ جلد ۲)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: ’’میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔‘‘

(ابوداؤد ص ۲۲۸ ج ۲ واللفظ لہ، ترمذی ص ۴۵ ج ۲)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ: ’’رسالت ونبوت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔‘‘ (ترمذی صفحہ ۵۱ جلد ۲، مسند احمد صفحہ ۲۶۷ جلد ۳)

حضرت ابوہریرہؓ کو رسول اللہﷺ نے فرمایا: ’’ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے

ہوں گے۔صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔‘‘ (صحیح بخاری صفحہ ۱۲۰ جلد۱، واللفظ لہ، صحیح مسلم صفحہ ۲۸۲ جلد۱)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہوتے۔‘‘ (ترمذی صفحہ ۲۰۹ جلد۲)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریمﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: ’’میرے چند نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ (متفق علیہ، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۵)

اس حدیث میں آنحضرتﷺ کے دو اسمائے گرامی آپﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔

اوّل...... ’’الحاشر‘‘ حافظ ابن حجر ’’فتح الباری‘‘ میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ’’یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آپﷺ کے بعد کوئی نبی اور کوئی شریعت نہیں۔ سو چونکہ آپﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور چونکہ آپﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس لئے حشر کو آپﷺ کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ کیونکہ آپﷺ کی تشریف آوری کے بعد حشر ہوگا۔‘‘ (فتح الباری صفحہ ۵۵۷ جلد۶)

دوم...... ’’العاقب‘‘ جس کی تفسیر خود حدیث میں موجود ہے۔ یعنی کہ آپﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

چنانچہ امام قرطبی لکھتے ہیں کہ: ’’اور آنحضرتﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: ’’مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔‘‘ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد اور کوئی نبی نہیں۔ میرے بعد بس قیامت ہے۔ جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے۔ دونوں کے درمیان اور کوئی انگلی نہیں۔ اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔‘‘ (التذکرۃ فی احوال الموتی وامورالآخرۃ صفحہ ۷۱۱)

علامہ سندھیؒ حاشیہ نسائی میں لکھتے ہیں: ’’تشبیہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے (یعنی دونوں کے باہم ملے ہوئے ہونے میں ہے)، یعنی جس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں۔ اسی طرح آنحضرتﷺ کے درمیان اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہیں۔‘‘ (حاشیہ علامہ سندھیؒ برنسائی صفحہ ۲۳۴ جلد۱)

چونکہ مسئلہ ختم نبوت پر قرآن کریم کی آیات اور احادیث متواترہ وارد ہیں اس لئے یہ عقیدہ امت میں متواتر چلا آرہا ہے کہ آنحضرتﷺ آخری نبی ہیں۔ آپﷺ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہوسکتا اور جو شخص آپﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ علامہ علی قاریؒ ’’شرح فقہ اکبر‘‘ میں لکھتے ہیں: ’’ہمارے نبیﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔‘‘ (صفحہ ۲۰۲)

حافظ ابن حزم اندلسی اپنی کتاب ’’الفصل فی الملل والاھواوالنحل‘‘ میں لکھتے ہیں: ’’جس کثیر تعداد جماعت اور جم غفیر نے آنحضرتﷺ کی نبوت اور نشانات اور قرآن مجید کو نقل کیا ہے۔ اسی کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر کی نقل سے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان بھی ثابت ہوچکا ہے کہ آپﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ البتہ صحیح احادیث میں یہ ضرور آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو بنی اسرائیل میں

مبعوث ہوئے تھے اور یہود نے جن کو قتل کرنے اور صلیب دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ پس اس امر کا اقرار واجب ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے۔ ہرگز نہیں ہوسکتا۔'' (صفحہ۷۷جلد۱)

حافظ ابن حزمؒ ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین'' اور حضور علیہ السلام کا ارشاد: ''لا نبی بعدی'' سن کر کوئی مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد زمین میں کسی نبی کی بعثت ثابت کی جائے۔'' (ایضاً صفحہ۱۸جلد۴)

حافظ فضل اللہ تورپشتیؒ کا اسلامی عقائد پر ایک رسالہ ''معتمد فی المعتقد'' کے نام سے فارسی میں ہے جس میں عقیدۂ ختم نبوت بہت تفصیل سے لکھا اور آخر میں منکرین ختم نبوت کے خارج از اسلام ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔ اس کے چند ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں: ''منجملہ عقائد کے یہ ہے کہ اس بات کی تصدیق کرے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نہ رسول اور نہ غیر رسول۔ اور ''خاتم النبیین'' سے مراد یہ ہے کہ آپ۔ نے نبوت پر مہر لگادی اور نبوت آپ ﷺ کی تشریف آوری سے حد تمام کو پہنچ گئی۔ یا یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبری پر آپ ﷺ کے ذریعہ مہر لگادی اور خدا تعالیٰ کا مہر کرنا اس بات کا حکم ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نبی نہیں بھیجے گا۔'' (صفحہ۹۴)

''اور بہت سی احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ نبوت آپ ﷺ کی تشریف آوری پر پوری ہوگئی۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث کا مضمون یہ ہے کہ میری امت میں تقریباً تیس جھوٹے دجال ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (ایضاً صفحہ۹۶)

''بحمداللہ! یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان اس سے زیادہ روشن ہے کہ اس کی تشریح و وضاحت کی ضرورت ہو۔ اتنی وضاحت بھی ہم نے قرآن کریم سے اس اندیشہ کی بنا پر کردی کہ مبادا کوئی زندیق کسی جاہل کو شبہ میں ڈالے۔ اور عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہوسکتا ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت پر بھی ایمان نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر یہ شخص آپ ﷺ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ہے ان میں آپ ﷺ کو سچا سمجھتا۔ اور جن دلائل اور جس طریق تواتر سے آپ ﷺ کی رسالت و نبوت ہمارے لئے ثابت ہوئی ہے ٹھیک اسی درجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے زمانہ میں اور قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو اس ختم نبوت میں شک ہوا سے خود رسالت محمدی ﷺ میں بھی شک ہوگا۔ اور جو شخص یہ کہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوا تھا یا اب موجود ہے یا آئندہ کوئی نبی ہوگا۔ اسی طرح جو شخص یہ کہے کہ آپ ﷺ کے بعد نبی ہوسکتا ہے وہ کافر ہے۔'' (ایضاً صفحہ۹۷)

گزشتہ بالا سطور سے واضح ہوچکا ہے کہ قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے آنحضرت ﷺ بلا استثناء تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے علی الاطلاق خاتم ہیں۔ اس لئے آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص کسی معنی و مفہوم میں بھی نبی نہیں کہلا سکتا۔ نہ منصب نبوت پر فائز ہوسکتا ہے اور جو شخص اس کا مدعی ہو وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب!

قسط نمبر:۲ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ

غرض آیۃ وروایت کے ظاہر الفاظ سے جو مطلب سمجھ میں آتا ہے وہی معنی مراد ہوتے ہیں اور ظاہری معنی سے اعراض کرنا فرقہ باطنیہ اور ان کے ہم مشرب ملاحدہ کا معمول ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے دام افتادوں کی یہ حالت ہے کہ زبان سے تو یہی کہے جاتے ہیں کہ نصوص ظاہر پر محمول ہیں۔ لیکن عملاً باطنیوں کے بھی کان کاٹتے ہیں۔ باطنی فرقہ کی تاویلیں آپ عبداللہ بن میمون اہوازی کے تذکرہ باب ۱۷ میں پڑھ چکے ہیں۔ گو مرزا غلام احمد قادیانی فن تاویل کاری میں باطنیوں ہی کا شاگرد رشید تھا۔ لیکن مرزائی تحریفات کو دیکھ کر جو نیچے درج کی جاتی ہیں آپ کو معلوم ہوگا کہ شاگرد استاد سے بھی بڑھ گیا ہے۔

آیت وروایت یا ان کے الفاظ ومفہوم	مرزائی معنی ومفہوم
دجال	با اقبال قومیں (ازالہ اوہام ص ۱۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۷۴)
//	شیطان۔ (ایام الصلح ص ۶۱، خزائن ج ۱۴ ص ۲۹۶)
//	وہ فرقہ جو کلام الٰہی میں تحریف کرتا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۸۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۲۳۳)
//	شیطان کا اسم اعظم۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۴، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۹)
//	سونا۔ (تفسیر سورۂ جمعہ از حکیم نورالدین ص ۵۷)
//	تجارتی کمپنیاں۔ (ایضاً)
//	نہرور پورٹ۔ (الفضل ۳۰؍ اکتوبر ۱۹۲۸ء)
//	عیسائی اقوام۔ (تحریک احمدیت ص ۱۲۱)
دجال کانا ہوگا۔	پادریوں میں دینی عقل نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۵۰۱، خزائن ج ۳ ص ۳۶۹)
دجال زنجیروں میں جکڑا ہے۔	عہد رسالت میں پادریوں کو موانع پیش تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۸۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۹)
دجال کے ساتھ اس کی جنت ودوزخ ہوگی۔	عیسائی قوم نے تنعم کے اسباب مہیا کر لئے ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۴۲۸، خزائن ج ۳ ص ۳۹۱)

دجال مشرق کی طرف سے خروج کرے گا۔	پادری ملک ہند میں ظاہر ہوئے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۲۹، خزائن ج ۳ ص ۴۹۲)
عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام)	مرزا غلام احمد قادیانی۔ (کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)
حضرت مریم بنت عمران (علیہا السلام)	مرزا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ۔ (ایضاً)
حضرت مسیح دجال کو قتل کریں گے۔	مرزا قادیانی کے زمانہ میں دجالی بدعات دور ہو جائیں گی۔ (ایام الصلح ص ۶۱، خزائن ج ۱۴ ص ۲۹۶)
دجال کا گدھا۔	ریل گاڑی۔ (ازالہ اوہام ص ۱۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۷۴)
مسیح علیہ السلام دمشق کے سفید مشرقی مینار پر نازل ہوں گے۔	مرزا قادیانی کی سکونتی جگہ قادیان کے مشرقی کنارہ پر ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۵ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۳۹)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دو زرد چادریں پہن رکھی ہوں گی۔	مرزا قادیانی کی صحت اچھی نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۸۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲) مرزا قادیانی دو بیماریوں میں مبتلا ہے۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۴۴، خزائن ج ۲۰ ص ۴۶)
حضرت مسیح علیہ السلام خنزیر کو نابود کر دیں گے۔	مرزا قادیانی نے بے حیا لوگوں پر دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلایا۔ (ازالہ اوہام ص ۸۰ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)
مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔	مرزا قادیانی کی سچائی کے اتنے دلائل جمع ہوئے کہ گویا وہ آسمان ہی سے اترا ہے۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۳۷، خزائن ج ۲۰ ص ۳۹)
عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑیں گے۔	مرزا قادیانی کی بعثت پر صلیبی مذہب روبزوال ہوا۔ (ایام الصلح ص ۵۲، خزائن ج ۳ ص ۲۸۵)

عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہوں گے۔	مرزا قادیانی کا ہاتھ دو باطنی مؤکلوں کے سہارے پر ہے۔ (ازالہ اوہام ص۶۹۷، خزائن ج۳ص۴۷۶) مرزا قادیانی کے ظہور کے ساتھ ملائکہ کے تصرفات شروع ہوگئے۔ (ایام الصلح ص۵۴، خزائن ج۱۴ص۲۸۷) مرزا محمود قادیانی کے دو ساتھی۔ (الفضل ۲۵ نومبر۱۹۲۴ء)
عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ اپنے پیروؤں کو کوہ طور پر لے جائیں۔	مرزا قادیانی کو حکم ہوا کہ مرزائیوں کو ساتھ لے کر پادریوں سے مقابلہ کرو۔ (چشمہ معرفت ص۸۰، خزائن ج۲۳ص۸۸)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام جزیہ کا حکم منسوخ کردیں گے۔	دل سچائی کی طرف مائل ہوجائیں گے۔ (توضیح مرام ص۱۳، خزائن ج۳ص۵۷)
حضرت مسیح علیہ السلام حضرت ختم المرسلین ﷺ کے مقبرہ میں دفن ہوں گے۔	مرزا قادیانی کو رسول اللہ کا روحانی قرب نصیب ہوا۔ (حقیقت الوحی ص۳۱۳، خزائن ج۲۲ص۳۲۶)
حضرت مسیح علیہ السلام خنزیر کو نابود کریں گے۔	لیکھرام مرزا کی بددعا سے ہلاک ہوا۔ (حقیقت الوحی ص۳۱۲، خزائن ج۲۲ص۳۲۵)
لعلم للساعة (عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی علامت ہیں)	عیسیٰ اسرائیلیوں کا آخری نبی تھا۔ (ملفوظات احمدیہ ص۱۸۶)
''یعیسیٰ انی متوفیك'' اے عیسیٰ میں آپ کو اٹھانے والا ہوں۔	مرزا کے مخالف مرزا کے قتل پر قادر نہ ہوں گے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۵، خزائن ج۱۷ص۶۴)
اے عیسیٰ میں آپ کو اپنی طرف اٹھالوں گا۔	اے مرزا! میں واضح دلائل سے تیرا مقرب ہونا ثابت کروں گا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۵، خزائن ج۱۷ص۶۴)
میں آپ کے پیروؤں کو آپ کے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔	مرزائی دوسرے لوگوں پر غالب رہیں گے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۵، خزائن ج۱۷ص۶۴)

مسیح علیہ السلام کے دم سے کافر مریں گے۔	مخالف کسی بات میں مرزا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۹۹، خزائن ج ۳ ص ۴۷۷)
عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔	مرزا قادیانی نے لوگوں کی غلطیاں ظاہر کر دی ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۶۹۹، خزائن ج ۳ ص ۴۷۷)
دمشق۔	قادیان۔(ازالہ اوہام ص ۷۲، خزائن ج ۳ ص ۱۳۸)
عیسیٰ علیہ السلام نبی ہوں گے۔	مرزا محدث (فتح دال) ہے۔
خدا نے مسیح علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا لیا۔	ان کا درجہ بلند کر دیا۔
مسیح علیہ السلام کے نزول کے وقت تمہارے امام (حضرت مہدی علیہ السلام) تم (امت محمدی) میں سے ہوں گے۔	مرزا قادیانی امت محمدی میں پیدا ہوا۔ (توضیح المرام ص ۱۱، خزائن ج ۳ ص ۵۶) مرزائی کو مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۶۴)
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی کا نام میرے نام سے اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام سے ملتا ہوگا۔	مرزا مثیل مصطفےٰ ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۷۵)
مہدی علیہ السلام روشن پیشانی ہوں گے۔	مرزا قادیانی کی پیشانی میں نور صدق رکھا گیا۔ (کتاب البریہ ص ۲۶۷، خزائن ج ۱۳ ص ۳۰۷)
مہدی علیہ السلام بلند بینی ہوں گے۔	مرزا اپنی کبریائی کے استغناء سے بلند مزاجی دکھائے گا۔ (ایضاً)
”واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰے“ مقام ابراہیم کی جگہ نماز پڑھا کرو۔	تمام فرقوں میں سے صرف مرزائی فرقہ نجات پائے گا۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۱، ۳۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۱)
”ولقد نصرکم الله ببدر“ خدا نے تمہیں بدر کے میدان میں فتح دی۔	مرزا کے زمانہ میں اسلام بدر کامل ہو گیا۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴، خزائن ج ۱۶ ص ۲۷۵) خدا نے مرزا کو ظاہر کر کے مؤمنوں کی مدد کی۔ (اعجاز المسیح ص ۱۸۳، خزائن ج ۱۸ ص ۱۸۷)
”ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعاً“ صور پھونکا جائے گا اور ہم سب کو ایک ایک کر کے جمع کر لیں گے۔	مرزا نے اپنی پر ہیبت آواز لوگوں تک پہنچائی۔ (چشمہ معرفت ص ۸۰، خزائن ج ۲۳ ص ۸۸) (جاری ہے!)

۲۵ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برطانیہ کی رپورٹ!

مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے زیراہتمام ۲۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سنٹرل جامع مسجد برمنگھم میں ۱۱؍جولائی ۲۰۱۰ء بروز اتوار منعقد ہونا قرار پائی تھی۔ اللہ رب العزت کی شان بے نیازی کہ ۵؍مئی کو حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ امیر مرکزیہ کا سانحہ ارتحال پیش آیا۔ برطانیہ مجلس کے مبلغ مولانا محمود الحسن، حضرت قبلہؒ کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ ۲۸؍مئی کو واپس تشریف لے گئے۔ اس سے قبل انہوں نے کانفرنس کے اشتہارات شائع کر کے پہلے بھجوادیئے۔ خود لندن پہنچ کر پورے برطانیہ میں ڈاک کے ذریعہ اشتہار بھیج دیئے۔ ۷؍جون کو حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد لندن تشریف لائے۔ مولانا محمد نگین، مولانا حافظ محمد اقبال، مولانا محمود الحسن کے ہمراہ آپ نے ویلز کا دورہ مکمل کرلیا۔ ۱۰؍جون کو محترم صاحبزادہ سعید احمد برطانیہ آئے۔ ۱۴؍جون کو فقیر راقم حاضر ہوا۔ چنانچہ ۱۵؍جون سے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا حافظ محمد اقبال، مولانا مفتی محمود الحسن، صاحبزادہ سعید احمد اور فقیر راقم پر مشتمل وفد نے برطانیہ کے تبلیغی دعوتی دوروں کا آغاز کیا۔ پہلے مرحلہ پر برمنگھم حاضر ہوئے۔ جامع مسجد حمزہ کے حافظ صاحبان، خطباء، ائمہ، منتظمہ سے ملاقات کی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے مشاورت اور دعوت کے لئے خطوط متعین ہوئے۔ اسی روز شام مولانا خورشید احمد اور ان کے گرامی قدر رفقاء سے مسجد زکریا میں ملاقات ہوئی۔ اگلے روز وفد شیفیلڈ حاضر ہوا۔ مولانا عبیدالرحمٰن مرحوم کے صاحبزادہ حافظ محمد انور، حضرت مرحوم کے پوتے مولانا محمد سفیان اور دیگر حضرات سے مشاورت ہوئی۔ اسی روز رادھرم میں جمعیت علماء اسلام برطانیہ کے رہنما مولانا مفتی محمد اسلم سے مشاورت کا عمل مکمل ہوا۔ اگلے روز ڈنکاسٹر، سکنتھوپ میں دعوتی عمل مکمل کیا۔

۱۸؍جون کا جمعہ شیفلڈ کی مساجد میں ہوا۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مدنی مسجد، مولانا محمود الحسن نے انڈسٹریل ایریا، فقیر راقم نے مسجد عثمانیہ میں پڑھایا۔

۱۹؍جون کو رچڈیل ادارہ تعلیم القرآن کی معلمات اور متعلمات سے دو بیان ہوئے۔ اسی روز ظہر کے بعد جامع مسجد رچڈیل میں ختم نبوت کے عنوان پر تفصیلی بیان ہوا۔

اسی روز ہڈرس فیلڈ میں حضرت مولانا محمد اکرم جامع مسجد بلال، قاری احمد عثمان جالندھری، قاری منصور العزیز سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مولانا محمود الحسن یہاں رک گئے۔ آپ نے ہڈرس فیلڈ، باٹلی، ڈیوزبری، بولٹن، مانچسٹر کا تبلیغی دورہ کیا۔ مولانا قاری احمد عثمان، جناب نعمان، مولانا سید اسعد شاہ، مولانا مفتی فیض الرحمٰن نے آپ کی معاونت فرمائی۔

۲۰؍جون اتوار کو بعد از عصر کی مسجد میں حضرت مولانا احمد شعیب ڈیسائی نے ختم نبوت کانفرنس رکھی۔ جس کی صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے فرمائی۔ نگران و منتظم و سٹیج سیکرٹری مولانا ڈیسائی تھے۔ مولانا مفتی سعید

الرحمٰن کا انگلش میں اور راقم کا اردو میں بیان ہوا۔ بعد سوالات وجوابات کی محفل منعقد ہوئی۔ ۲۱؍جون سے ۲۵؍جون تک حضرت مولانا محمد ابراہیم کی مسجد مدنی بریڈفورڈ کو مرکز بنا کر ہڈرسفیلڈ، اولڈہم، لیڈیز، آسٹن، بلیک برن اور دیگر شہروں کا تبلیغی دورہ ہوا۔ حضرت مولانا محمد نگین، مولانا محمد ابراہیم، حافظ محمد اقبال، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عبدالباری، راقم پر مشتمل وفد نے ظہر، عصر، مغرب کی نمازوں پر مختلف شہروں کی مختلف مساجد میں صدائے ختم نبوت بلند کی۔ ۲۵؍جون کا جمعہ بھی تمام حضرات کا بریڈفورڈ کی مساجد میں ہوا۔

۲۲؍جون سے ۲۸؍جون تک برنلے جامع مسجد فاروق اعظم وجامع مسجد سیدنا علی المرتضیٰؓ کو مرکز بنا کر جناب عزت خان، مولانا محمد اسد، مولانا عزیز الحق، مولانا احمد کے تعاون واشتراک سے چارلی، برنلے، اسٹن، بری اور دیگر مقامات کا تبلیغی دورہ ہوا۔ اس دورہ میں محترم صاحبزادہ سعید احمد بھی شریک ہوئے اور ایسے شریک سفر ہوئے کہ پھر تقریباً کانفرنس کے اختتام تک وہ وفد کے مستقل رکن کے طور پر شریک کار رہے۔

۲۹؍جون بروز منگل برنلے سے مڈلیز براجناب چوہدری محمد یونس کے وفد حاضر ہوا۔ اگلے روز ۳۰؍جون سے ۲؍جولائی تک بھاتھ گیٹ سراجیہ سنٹر کو مرکز بنا کر وفد نے جناب حافظ محمد اجمل طارق کی رہنمائی وتعاون سے ایڈنبرا، مدرول، سٹرلنگ وغیرہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا اور خطبات جمعہ بھی اسی علاقہ میں ہوئے۔

۳؍جولائی کو جامع مسجد سنٹرل گلاسگو میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت اور بیانات ہوئے۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن خطیب، جناب الحاج محمد صابر نے خوب بھرپور محنت کر کے کامیاب ترین ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانفرنس عصر سے قبل شروع ہو کر مغرب تک جاری رہی۔

۴؍جولائی کو پاکستان کمیونٹی سنٹر مانچسٹر میں مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمود کی زیر صدارت جامعہ اسلامیہ کے منتظم حضرت مولانا مفتی فیض الرحمٰن کی سربراہی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطابات ہوئے اور اسی شام برمنگھم پہنچ گئے۔ حضرت مولانا محمود الحسن، برنلے کے پروگراموں کے بعد برمنگھم تشریف لے آئے تھے۔ حضرت مولانا خورشید احمد، سید محمد رفیق شاہ، الحاج معصوم خان، حضرت مولانا خلیل الرحمٰن کے تعاون واشتراک سے والسال، کونٹری، ولورہمٹن، ڈربی، رگبی، نتینٹن، چلٹن ہم، ڈالسن اور برمنگھم کی مساجد کا آپ نے دورہ مکمل کر لیا۔

۳؍جولائی سے ۸؍جولائی تمام وفود نے مشترکہ طور پر لیسٹر، ٹوٹنگھم اور دیگر اہم شہروں کے دورے کئے۔

۶؍جولائی کو محترم صاحبزادہ رشید احمد پاکستان سے تشریف لائے۔ ۷؍جولائی کو حضرت مولانا فضل الرحیم نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، جناب الحاج عتیق انور، مانچسٹر تشریف لائے۔ ۸؍جولائی کو حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حضرت مولانا خالد محمود تشریف لائے۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی سربراہی میں مجلس کے وفد نے آپ کا مانچسٹر ہوائی اڈہ پر استقبال کیا۔ حضرت مولانا خلیل احمد نے ان حضرات کی میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے اور وہ انہیں حضرات کو اپنی گاڑی پر برمنگھم لائے۔

۹؍جولائی کو برمنگھم کی درجن بھر سے زائد مساجد میں وفود کے مختلف ارکان نے جمعہ کے موقعہ پر بیانات

بھی کئے اور جمعہ بھی پڑھایا۔ آج کے روز برطانیہ میں جمعہ پر یوم ختم نبوت منایا گیا۔

۱۰؍جولائی کو حضرت مولانا فضل الرحمٰن، قائد جمعیت ہیتھرو لندن تشریف لائے۔ جمعیت علماء برطانیہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں و رہنماؤں نے حضرت مولانا مفتی محمد اسلم کی سربراہی میں ان کا استقبال کیا۔ ۱۰؍جولائی کو حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی زیر صدارت جامع حمزہ برمنگھم میں حسب سابق عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ وفد کے تمام ارکان اور شہر بھر کے علماء کرام خطباء اور عوام نے شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا مفتی خالد محمود اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے بیانات ہوئے۔ حضرت مولانا فضل الرحیم نے دعا فرمائی۔

۱۱؍جولائی کو پچیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کا صبح ساڑھے نو بجے باضابطہ اجلاس اوّل شروع ہوا۔ فالحمدللہ!

اجلاس اوّل ساڑھے نو بجے تا ظہر

صدارت	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، قائم مقام امیر مرکزیہ کراچی (پاکستان)
نقابت و نگرانی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی (پاکستان)
تلاوت	قاری محمد مرسلین (برنلے)، قاری محمد ادریس آصف، (پاکستان)
خطاب	حضرت مولانا سید محمد ارشد مدنی، صدر جمعیت علماء ہند (انڈیا)
//	مولانا حافظ محمد اقبال، خطیب ختم نبوت سنٹر (لندن)
//	مولانا مفتی اسعد وقاص، برنلے (لندن) بیان انگلش
//	مولانا محمد ساجد، برنلے (لندن) بیان انگلش
نعت	جناب حافظ ابوبکر، کراچی (پاکستان)
خطاب	مولانا منور حسین سورتی، خطیب جامع مسجد باتھم (لندن)
//	مولانا مفتی سعید الرحمٰن، بریڈ مورد (لندن) بیان انگلش
//	حضرت محمد طارق عثمان، ناروے (لندن)
//	حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی (پاکستان)
صدارتی خطاب	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (پاکستان)

وقفہ برائے نماز ظہر

دوسرا اجلاس بعد از ظہر اڑھائی بجے سے شروع ہو کر شام ۷ بجے تک جاری رہا۔

صدارت	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، کراچی (پاکستان)
تلاوت	قاری محمد ممتاز، رادھرم (لندن)
نظم	جناب طاہر بلال چشتی (پاکستان)، جناب شاہد حنیف رام پوری

//	جناب سید عزیز الرحمٰن شاہ، جناب حافظ ابوبکر، کراچی (پاکستان)
//	جناب سید سلمان گیلانی (پاکستان)
خطاب……	مولانا مفتی محمود (لندن)، مولانا مفتی سہیل احمد (لندن) بیان انگلش
//	مولانا محمد عثمان (لندن)، حضرت مولانا حافظ محمد ممتاز (لندن) بیان انگلش
//	حضرت مولانا محمد ایوب سواتی، باٹلی
//	حضرت مولانا محمد سالم قاسمی، مہتمم دارالعلوم (وقف) دیوبند
//	حضرت مولانا مفتی خالد محمود (کراچی)، حضرت مولانا محمد ابراہیم (بریڈفورڈ)
//	مولانا نورالاسلام (ڈھاکہ)، جناب خالد محمود، ایم پی (برمنگھم)
//	مولانا اشرف علی (بریڈفورڈ)
نعت……	حافظ محمد ابوبکر، کراچی (پاکستان)، سید سلمان گیلانی (پاکستان)
بیان……	راقم اللہ وسایا (پاکستان)
قراردادیں……	حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد (پاکستان)
شکریہ……	مولانا محمد نگین (برطانیہ)
آخری خطاب ودعا:	حضرت مولانا فضل الرحمٰن (پاکستان)
شرکت خصوصی……	ملک محمد افضل، حاجی عبدالحمید، قاری احمد عثمان، مولانا مفتی محمد اسلم، قاری تصور الحق
//	مولانا رضاء الحق، مولانا محمد بلال، صاحبزادہ سعید احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں
//	صاحبزادہ رشید احمد لاہور، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا سید اسعد شاہ
//	حافظ محمد اکرام، مولانا محمد اکرم، مولانا امداد اللہ قاسمی، خطیب جامع مسجد حمزہ
//	مولانا خورشید احمد (ودیگر اکابرین)

قاضی بشیر احمد کا سانحہ ارتحال

تنظیم اہل سنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ اور ملک کے نامور مبلغ وخطیب مولانا قاضی بشیر احمدؒ مورخہ ۷رجب المرجب ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۰رجون ۲۰۱۰ء کو انتقال فرماگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! موصوف نے اعلیٰ تعلیم دارالعلوم کبیروالا سے حاصل کی۔ ۳۰ سال تک تنظیم اہل سنت پاکستان کے اسٹیج سے توحید وسنت اور عظمت اصحاب واہل بیتؓ رسول کا ڈنکا بجاتے رہے۔ شوگر کے مستقل مریض تھے۔ عرصہ دو ماہ سے بیماری میں اضافہ ہوا تو ملتان کے نشتر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ تاآنکہ وقت موعود آن پہنچا۔ آپ کی نماز جنازہ امام اہل سنت حضرت علامہ عبدالستار تونسوی مدظلہ نے پڑھائی اور آپ اپنے آبائی علاقہ چاہ قاضی والا کوٹ مبارک ڈیرہ غازی خان میں محو استراحت ہیں۔ اللہ پاک بال بال مغفرت فرمائیں۔ آمین!

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی کاروائی

روزنامہ جنگ لندن کی رپورٹ

اجلاس اوّل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پچیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۱ر جولائی ۲۰۱۰ء کو برمنگھم میں منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، جرمنی، بیلجیئم، ناروے کے علاوہ برطانیہ کے مقامی علماء کرام، اسکالرز، اور مندوبین سمیت ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز قاری غلام مرسلین کی تلاوت سے ہوا اور قاری آصف ادریس نے بھی تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔ عزیز الرحمن شاہ اور حافظ ابوبکر نے بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت پیش کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم مقام امیر مرکزیہ اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور قادیانیت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ لیکن قادیانی برطانیہ، امریکا اور یورپ میں قادیانیت کو حقیقی اسلام باور کرا کر دنیا کو دھوکا دینے کی کوشش کررہے ہیں۔ امت مسلمہ انہیں اس جعل سازی میں کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ وہ رحمت للعالمین کی تعلیمات کا علمبردار ہے جو سراسر رحمت و شفقت پر مشتمل ہیں۔ اسلام نے اس دنیا کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی عطا کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا پیروکار کبھی دہشت گرد نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بزرگان دین اور ائمہ کرام کے ماننے والے اور ان کا احترام کرنے والے ہیں۔ شیخ علی ہجویریؒ سے ہمیں بھی عقیدت ومحبت ہے۔ مساجد ومزارات پر حملہ کسی مسلمان کا کام نہیں ہوسکتا۔ اس کے پیچھے کوئی گہری سازش ہے۔ انہوں نے اس کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس واقعہ کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کروا کر اصل حقائق قوم کے سامنے لائے۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ کسی سازش کا شکار نہ ہوں اور فرقہ واریت کی ہر مذموم کوشش کو ناکام بنادیں۔

جمعیت علماء ہند کے امیر مولانا ارشد مدنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔ آنحضرت ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اور اس کا ماننا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ توحید ورسالت کو اور اس پر قرآن وحدیث کے اتنے واضح دلائل ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نہ صرف یہ کہ نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔ بلکہ کسی مدعی نبوت سے اس کی دلیل مانگنا بھی کفر ہے۔ اس سے پہلے جتنے انبیاء آئے۔ ان کے ماننے والوں نے خود اپنے انبیاء کی تعلیمات کو بھلا دیا۔ لیکن عقیدہ ختم نبوت کا صدقہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات آج تک محفوظ ہیں اور ہر دور میں ایک طبقہ ایسا رہا ہے جس نے اپنی جان

سے زیادہ ان تعلیمات کی حفاظت کی۔ وہ خود کٹ مرے۔ جانیں قربان کردیں۔ لیکن نہ تعلیمات کو چھوڑا اور نہ کسی کو اس میں ردوبدل کرنے کی اجازت دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے زعماء اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے رات دن محنت کررہے ہیں۔ میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور اپنے ہر تعاون کا ان کو یقین دلاتا ہوں۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور ایمان کے لئے ضروری ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانا جائے اور آپ ﷺ کو آخری نبی ماننے کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی کسی شکل میں نہیں آئے گا۔ نہ ظلی شکل میں۔ نہ بروزی شکل میں۔ حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی شخص کو حضور کا بروز اور ظل ماننا اور کسی شخص کو آپ ﷺ کا دوسرا جنم یا دوسرا روپ ماننا بھی عقیدہ ختم نبوت کا انکار ہے۔ قادیانی عقائد کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی کو بعینہ محمد رسول اللہ ماننے اور سمجھنے پر رکھی گئی ہے۔ اسی لئے مرزائی اور قادیانی مذہب میں نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہی کلمہ پڑھتے ہیں اور محمد رسول اللہ سے (العیاذ باللہ) مرزا غلام احمد مراد لیتے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے مہدی، مسیح موعود ہونے کے دعوے کئے اور آخر میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کہا۔ بلکہ اپنے آپ کو آپ ﷺ سے بڑھ کر بتایا۔ مرزا غلام احمد نے اللہ تعالیٰ کی توہین کی۔ انبیاء کی توہین کی۔ حضور اکرم ﷺ کی توہین کی۔ صحابہ کرامؓ کی توہین کی۔ ان عقائد ونظریات کی بناء پر ہم مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور اب تو پارلیمنٹ، رابطہ عالم اسلامی اور دنیا کی متعدد عدالتوں نے بھی ان کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی اپنے آپ کو مسلمان کہنا اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنا چھوڑ دیں۔ انہیں اسلام کا نام لینے اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں۔ مرزائیوں نے دھوکا دہی اور فریب کاری سے مسلمانوں میں جو ارتدادی سرگرمیاں شروع کررکھی ہیں۔ وہ اس سے باز آجائیں۔ ورنہ حضور اکرم ﷺ کے ماننے والے ان کا ہر جگہ تعاقب کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے ہمیشہ دلیل سے بات کی ہے اور ہماری تحریک ہمیشہ پرامن رہی ہے۔ ہم نے کسی مرحلہ پر بھی تشدد کا راستہ نہیں اپنایا اور ہمیشہ ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کی ہے۔ اسلام امن وآشتی کا دین ہے۔ اس میں بے گناہوں کے قتل عام کی کوئی گنجائش نہیں۔ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی عبادت گاہوں پر حملہ گہری عالمی سازش ہے۔ جس کی آڑ میں قانون توہین رسالت اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرنا۔ اسلام کو بدنام کرنا۔ بیرون ملک پاکستان کی ساکھ خراب کرنا۔ مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کرنا جیسے عوامل کارفرما ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی انکوائری کرکے اصل صورتحال سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے۔

اوسلو، ناروے سے آئے ہوئے مولانا محمد طارق عثمان نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت قرآن کریم کی سوآیات، حضور اکرم ﷺ کی دوسو احادیث سے ثابت ہے اور امت مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا ہے۔ اس لئے اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کو ماننا ضروری ہے اور ان کا انکار کفر ہے۔

کیونکہ یہ ارکان قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ اسی طرح ختم نبوت کا انکار بھی کفر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت وراہنمائی کے لئے انبیاء علیہم السلام کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا تھا۔ وہ سلسلہ حضور اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہوگیا۔ اب آپ ﷺ کے بعد کسی نبی اور نبوت کی گنجائش نہیں۔ آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے مبلغ مفتی محمود الحسن نے کہا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا ہے اور قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ لیکن وہ اس وقت حضور اکرم ﷺ کے امتی کی حیثیت سے دنیا میں آئیں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ حضور اکرم ﷺ کی شریعت پر نہ صرف یہ کہ خود عمل کریں گے۔ بلکہ اس شریعت کو روئے زمین پر نافذ کریں گے۔ قادیانیوں کی جانب سے وفات مسیح کا عقیدہ رکھنا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود خیال کرنا انتہائی باطل اور لغو ہے۔

مفتی سہیل احمد نے کہا کہ نبوت ایک عظیم منصب ہے جو انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا۔ کوئی شخص اپنی مرضی اور اپنی محنت، اپنی عبادت وریاضت سے نبی نہیں بن سکتا ہے۔ بلکہ نبی اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے۔ نبی ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔ اس کی پیشین گوئیاں سچی ہوتی ہیں اور نبی اخلاق وکردار میں سب سے اونچا اور سب سے ممتاز ہوتا ہے۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ اس نے بہت سی پیشین گوئیاں کیں۔ مگر ان میں ایک بھی ثابت نہ ہوسکی اور وہ ہمیشہ جھوٹا ثابت ہوا۔ اس کا اخلاق وکردار ایسا تھا کہ اسے ایک شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔ چہ جائیکہ اسے نبی مان لیا جائے۔ اس کی زندگی اور اس کا اخلاق وکردار خود اسے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے صدر مفتی خالد محمود نے کہا کہ قادیانیت کو لوگ دوسرے فرقوں کی طرح ایک فرقہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف ایک بغاوت ہے۔ اس نے نبی کے مقابلہ میں نبی کھڑا کیا۔ بلکہ سابقہ تمام انبیاء سے اسے افضل بتایا۔ اس نے حضور اکرم ﷺ کو ہلال یعنی پہلی رات کا چاند اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بدر کامل یعنی چودھویں رات کا چاند کہا۔ اس نے قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنی کتاب بنائی جس کا نام تذکرہ ہے۔ اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مقدس جماعت کے مقابلہ میں مرزا کے ماننے والوں کو صحابہ کہا۔ اس نے خلفائے راشدین کے مقابلہ میں اپنے خلفاء بتائے۔ اس نے امہات المومنین کے مقابلہ میں مرزا کی بیوی کو ام المومنین کہا اور مدینہ کے مقابلہ میں قادیان کو مقدس جگہ قرار دیا۔ قادیان کے دورے کو حج کے برابر قرار دیا۔ گنبد خضرا کے مقابلہ میں گنبد بیضا بنایا۔ غرضیکہ دین اسلام کی ایک ایک چیز کے مقابلہ میں ایک ایک چیز گھڑ کر پورا ایک متوازی دین بنایا۔

برطانیہ کے امیر مولانا حافظ نگین نے کہا کہ قادیانیت کا فتنہ قادیان (بھارت) میں پیدا ہوا۔ پاکستان بننے کے بعد یہ فتنہ پاکستان میں منتقل ہوا۔ جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور

۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس منظور ہوا تو یہ فتنہ انگلینڈ اور یورپ منتقل ہوگیا اور اس نے یہاں آکر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے سادہ لوح مسلمانوں میں ارتدادی سرگرمیاں شروع کردیں۔ لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر جگہ ان کا مقابلہ کیا۔ مجلس یہاں بھی ان کا تعاقب جاری رکھے گی اور مسلمانوں کو ان کی ارتدادی سرگرمیوں سے محفوظ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے صاحبزادے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کانفرنس کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستان سے ہر سال یہاں آکر سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔ چونکہ یہ فتنہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور پاکستان میں پروان چڑھا۔ اس لئے پاکستان کے علماء اس فتنہ سے بخوبی واقف ہیں اور وہ پاکستان سے آکر آپ کو اس فتنہ کی شرانگیزی سے آگاہ کرتے ہیں۔ ان کے نظریات کے بارے میں بتاتے ہیں۔ ان کی سرگرمیوں اور ان کے مکروفریب سے آگاہ کرتے ہیں۔ یہ کانفرنس منعقد کر کے درحقیقت ہم اسلام کے چوکیدار کا فریضہ انجام دیتے ہیں جو رات کے اندھیرے میں چکر لگاتا اور وقفہ وقفہ سے اہل محلہ کو خبردار رکھتا ہے۔ اسی طرح ہم یہاں آکر ایک صدا لگاتے ہیں اور آپ کو بیدار کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ پورے سال بیدار رہیں اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس فتنہ سے آگاہی حاصل کرتے رہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امت کو یہ شرف حاصل رہا ہے کہ یہ امت حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کے دفاع میں بہت حساس اور غیرت مند رہی ہے۔ میں تمام مسلمانوں سے عموماً اور علماء کرام سے خصوصاً یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اس امت کے ہراول دستے کی حیثیت سے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں اور خطباء وائمہ مساجد سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ مہینہ میں کم از کم ایک جمعہ اس عقیدہ کی اہمیت اور قادیانیت کے فتنہ کے لئے مختص کردیں۔ تاکہ عوام الناس کو اس سے آگاہی ہو۔

لندن سے جامع مسجد بالہم کے خطیب مولانا منور سورتی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے جان قربان کرنا ہر مسلمان اپنے لئے سعادت سمجھتا ہے۔ اسلام ایک کامل ومکمل دین ہے۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ جس نے بے انتہا مخالفت اور غلط پروپیگنڈے کے باوجود اپنی ہمہ گیریت ثابت کردی ہے۔ پوری دنیا میں اسلام قبول کرنے کی شرح میں پہلے کی بنسبت کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اور یہ شرح روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔

دیگر مقررین نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج مسلمانوں اور اسلام کو مٹانے کی سر توڑ کوششیں کی جارہی ہیں۔ مگر اس سے پہلے بھی یہ کوششیں بارآور نہ ہوسکیں اور آج مسلمانوں کو کرۂ ارضی سے مٹانے کی ہر کوشش ناکام ثابت ہوگی۔ آج مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ انہیں دہشت گرد ثابت کرنے پر بھرپور زور دیا جارہا ہے۔ مگر اسلام اور مسلمانوں کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے۔

کانفرنس کی اس نشست سے مفتی محمد اسلم، قاری اسماعیل رشیدی، مولانا محمد ایوب سورتی، مولانا امداد اللہ قاسمی، حافظ اقبال امام جامع مسجد مرکز ختم نبوت لندن، مفتی سعید الرحمٰن بر نلے، صاحبزادہ مولانا رشید احمد، صاحبزدہ حافظ سعید احمد اور دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔ اس نشست کی صدارت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کی اور ان کی دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا۔

اجلاس دوم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو شریعت کی شکل میں قانون حیات بھی عطا کیا۔ تاکہ انسان اپنی بہیمی خواہشات کے تابع ہوکر گمراہی میں مبتلا نہ ہو اور اس کی تشریح کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمودات کی ہر شخص اپنی من مانی تشریح کر کے معاشرہ میں انتشار پھیلانے کا باعث نہ بنے۔ جیسے جیسے قانون شریعت مکمل ہوتا گیا اور اللہ تعالیٰ نے آخری دین اسلام نازل فرمایا اور یہ اعلان کر دیا کہ: ’’آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو مکمل کر دیا۔‘‘ جب قانون کی تکمیل ہوگئی تو قانون کی تشریح کرنے والے انبیاء کا سلسلہ بھی مکمل کر دیا گیا۔ حضور اکرم ﷺ اس قانون کی تشریح کرنے والے آخری راہنما ہیں جو اللہ کی طرف سے بھیجے گئے۔ آپ ﷺ کے بعد اب کسی نبی کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کوئی نیا نبی آئے گا۔ ان خیالات کا اظہار قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ انبیاء کا سلسلہ حضور اکرم ﷺ پر ختم ہوگیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب قیامت تک کسی نبوت کی ضرورت نہیں۔ شریعت بھی مکمل۔ اس کی تشریح بھی مکمل۔ البتہ خلفاء ہوں گے۔ بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام سیاست کرتے تھے۔ آج سیاست کا لفظ بدنام ہو چکا ہے کہ جھوٹ بولنے، مال کمانے، چالاکی، بددیانتی اور اس جیسے امور کو سیاست کا لازمی حصہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ سیاست کا مطلب یہ ہے کہ مملکتی اور اجتماعی زندگی، ملی امور اور قومی زندگی گزارنے کے لئے ایسی تدابیر اور انتظام کرنا کہ دنیوی زندگی میں امن وسکون عطا ہو اور اخروی زندگی کے لئے نجات کا باعث بنے۔ انہوں نے کہا کہ آج مذہبی طبقہ اور مذہبی دنیا کو انتہا پسند کہا جاتا ہے جبکہ کسی کے پاس نہ انتہا پسندی کی کوئی تعریف ہے نہ کوئی معیار۔ جبکہ ہمارے پاس اس کے لئے ایک معیار ہے۔ اس کا اولین مصداق صحابہ کرامؓ کی جماعت ہے جو جتنا صحابہ کرامؓ کے قریب ہوگا۔ وہ اعتدال پسند ہوگا اور جو جتنا دور ہوگا وہ اتنا ہی انتہا پسند ہوگا۔ تو ہمارے پاس معیار ہے۔ اعتدال اور انتہا پسندی کو اس معیار پر جانچنا چاہئے۔ ہمیں الزام دیا جاتا ہے کہ ہم بندوق کے زور پر اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ میں بھی کہتا ہوں کہ اس کے لئے مسلح جدوجہد کا طریقہ درست نہیں۔ لیکن دوسری طرف میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے اپنی کیا ذمہ داری پوری کی؟۔ آئین میں موجود ہے کہ قرآن وسنت کو بالادستی حاصل ہوگی۔ قرآن وسنت کے منافی قانون نہیں بنایا جائے گا جو قانون قرآن وسنت کے خلاف ہوگا قانون سازی کر کے اسے تبدیل کیا جائے گا۔ اسلامی نظریاتی کونسل جو ایک وفاقی اور سرکاری ادارہ ہے۔ اس کی متفقہ سفارشات کی روشنی میں قانون

سازی کی جائے گی۔لیکن آج تک آپ نے اپنی کون سی ذمہ داری پوری کی ہے؟۔ جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے۔ہم نے بار ہا کہا ہے کہ بندوق کے زور پر، تشدد سے دہشت گردی کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔امریکا نے دس سال پہلے افغانستان پر یہ کہہ کر حملہ کیا کہ ہم دہشت گردی ختم کرنے کے لئے یہ کررہے ہیں۔لیکن ساری دنیا کے سامنے ہے کہ دہشت گردی ختم تو کیا ہوتی پہلے سے دس گنا زیادہ بڑھی ہے۔ ہمارا موقف آج بھی یہی ہے کہ قوت سے نہیں بلکہ دلیل سے بات کی جائے۔انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ دینی سرحدات کے محافظ ہیں۔

انڈیا کے مشہور مذہبی اسکالر حضرت مولانا محمد سالم قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت، دین اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔اس عقیدہ نے پوری امت مسلمہ کو ایک وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔امت کی بقا ختم نبوت کے عقیدے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہر چیز اور ہر شخص سے محبوب نہ ہو، حتیٰ کہ اپنی اولاد اور اپنے ماں باپ اور اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ ہو۔حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس پر مرمٹنا عین سعادت ہے۔مسلمان ہر بات برداشت کرسکتا ہے۔مگر حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔حضور اکرم ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کے دوستوں کو بھی محبوب رکھا جائے اور آپ ﷺ کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کیا جائے۔حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں سے دوستی اور میل جول رکھنا۔ ان کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھنا ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا اور محبت رسولؐ کے تقاضا کے منافی ہے۔

مولانا محمد ابراہیم خطیب مدنی مسجد بریڈفورڈ نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علی کی نسبت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔لیکن سنو! میرے بعد کوئی نبی نہیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری دور میں آئیں گے۔لیکن وہ بھی حضور اکرم ﷺ کے امتی کی حیثیت سے آئیں گے۔خالد محمود ایم پی اے نے کہا کہ مسلمانوں کے اتنے بڑے اجتماع میں آکر خوشی ہوئی اور اس کے ساتھ دکھ بھی ہوا کہ اپنے ملک پاکستان میں اگر اتنا بڑا مجمع ہوتو ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے کہ کچھ نہ ہو جائے۔انہوں نے کہا کہ اس سب کے باوجود پاکستان ہمارا گھر ہے اور اس گھر کی حفاظت ضروری ہے اور پاکستان کی حفاظت اسلامی نظام کے قائم کرنے سے ہی ہوسکتی ہے۔

کانفرنس سے مولانا نورالاسلام بنگلہ دیش، مولانا حافظ ممتاز، مولانا اشرف علی بریڈفورڈ، حاجی عبدالحمید بیلجیئم، حاجی محمد افضل برسلز، مولانا عبدالرشید ربانی اور دیگر علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔تلاوت کلام پاک قاری قمرالزماں نے کی، جبکہ شاعر اسلام سیّد سلمان گیلانی اور حافظ ابوبکر نے ہدیہ نعت پیش کیا۔اس اجلاس کی صدارت بھی قائم مقام امیر مرکزیہ، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے کی اور آپ کی دعا پر اس نشست کا اختتام ہوا۔مولانا اللہ وسایا نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

چیچہ وطنی میں حضرت الامیر کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی

حضرت اقدس مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی یاد میں تعزیتی جلسوں کا سلسلہ جاری ہے اور کئی ایک علاقوں میں حضرت والا کی یاد میں قرآن خوانی کی محافل کا انتظام کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے زیراہتمام جامع مسجد میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت والا کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری محمد اصغر عثمانی ودیگر حضرات نے حضرت والا کو خراج تحسین پیش کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا تبلیغی دورہ

۱۱ر مارچ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ خطیب چناب نگر نے جمعۃ المبارک جامع مسجد بلقیسیہ حویلی لکھا میں دیا۔ بعدازاں بصیر پور جامع مدنی مسجد میں علماء سے ملاقات کی۔ رات کو بعد نماز عشاء مسجد عثمانیہ منڈی احمد آباد میں مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی اور مولانا غلام مصطفیٰ نے بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس میں بیان کیا۔ ۱۱ر مارچ کو حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد فاروق اعظمؓ چوکی میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا۔

۱۲ر مارچ مدرسہ جامعہ رحمانیہ الہ آباد طالبات میں ۱۰ر بجے اور ظہر تا عصر اجتماع سے حضرات مبلغین کے بیانات ہوئے۔ شیخ الحدیث مولانا مفتی عبدالعزیز نے صدارت فرمائی۔

۱۳ر مارچ بعد نماز عشاء شہداء ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد انوارالتوحید قصور، بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قصور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی کی تلاوت سے ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالرزاق، جناب الحاج میاں محمد معصوم انصاری نے سرانجام دیئے۔ صدارت حاجی محمد شفیع مغل نے فرمائی۔ بیانات حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد صادق قاسمی اُچشریف کے ہوئے۔ نعت رسول مقبول ﷺ ناصر محمود میلسوی، حافظ افتخار محمد قصور نے پیش کی۔

۱۴ر مارچ کو حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن قصور اختتام بخاری شریف اور طلباء کرام کے ختم قرآن پر بیانات کئے۔ قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی نے ظہرانہ دیا۔ بعد نماز عصر جامع مسجد گنبد والی قصور میں حضرت طوفانی کا بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد حسن بن علی قطبہ میں مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا محمد اکرم طوفانی کے بیانات ہوئے۔ تعزیتی پروگرام اجتماع مبارک مسجد قصور میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ صاحبزادہ خلیل احمد نقشبندی مجددی نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قاری سید یحییٰ شاہ ہمدانی نے فرمائی۔ مولانا محبوب الحسن خطیب عائشہ مسجد لاہور، مولانا ظہیر احمد ظہیر نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت، حضرت امیر مرکزیہؒ کی خدمات کو بیان کیا۔ حضرت صاحبزادہ خلیل احمد کی دعا سے مجلس اختتام کو پہنچ گئی۔

علماء کرام وخطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کیلئے وقف کریں

- عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ چنانچہ امام زین نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر ص۱۰۲ پر لکھا ہے کہ: ’’اذا لم یعرف ان محمدﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات ‘‘جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرتﷺ آخری نبی ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔
- آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ جبکہ وہ خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفیﷺ، تحریک ایم، آر، ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران۔ کویت، عراق جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کے عمل کی خطابت میں ثانوی حیثیت ہوگئی۔ حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضورﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضورﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔
- ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔
- لہٰذا: تمام خطیب حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

والسلام!

(مولانا خواجہ خواجگان) خواجہ خان محمدؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان - فون: 061-4783486

اسلام زندہ باد | فرما گئے یہ ہادیٔ لا نبی بعدی | تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

29 ویں دو روزہ سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ 14 جمعرات 15 جمعۃ المبارک اکتوبر 2010

زیرِ صدارت

حکیم العصر محدثِ دوراں ولیٔ کامل مخدوم العلماء حضرت اقدس شیخ الحدیث

مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم

رکن مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مہمانِ خصوصی

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہم

نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحیدِ باری تعالیٰ
- سیرتِ خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختمِ نبوۃ
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہ و اہلِ بیت
- اتحادِ امت

اور ردِّ قادیانیت جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہلِ اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان: 061-4514122
چناب نگر: 047-6212611

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ ردقادیانیت کورس...... ملتان میں علماء کے لیے سالانہ سہ ماہی ردقادیانیت کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ پرائمری...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... احتساب قادیانیت 34 جلدیں...... دیگر ردقادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ اردو، انگریزی، عربی میں ردقادیانیت پر فری لٹریچر

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

اپیل کنندگان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

حکیم العصر محدث کبیر حضرت اقدس مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی
خانقاہ سراجیہ کندیاں

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد 2829186	راولپنڈی 0333-7639831	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 4215663 4294656	لاہور 35862404 0300-4304277	سرگودہا 3710474	چناب نگر 6212611	جھنگ 0307-3780833	خانیوال 0301-7619466	چیچہ وطنی 0300-7832388	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0333-3501864	رحیم یار خان 0301-7659790	سکھر 5625463	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 3869948	شیخوپورہ 0333-6983913	کوئٹہ 2841995	گجرات 0300-8032577	کراچی 32780337